فہرست مضامین

نمبر ۱۰۲ | ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۵ فروری سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ۲۲ فروری ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری اطلاع کے مطابق خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت نے زلزلۂ بہار کے متعلق جو مضمون تحریر فرمایا ہے۔ وہ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے زیر انتظام چھپ رہا ہے۔ قیمت بوجہ حجم بڑھ جانے کے ۲ روپے سینکڑہ رکھی گئی ہے۔ احباب بکڈپو قادیان سے طلب فرمائیں ؛

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ہاں ۲۲ فروری لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

بابو عبد الغفور صاحب پوسٹماسٹر کاکول ضلع ہزارہ کی اہلیہ صاحبہ ۲۲ فروری کو چند دن بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جنازہ پڑھایا اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

ساٹھ ہزار قرض کی تحریک اور مخلصین جماعت

ساٹھ ہزار روپیہ کی تحریک قرض کے متعلق جو مضامین الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ احباب کرام کے ملاحظہ سے گذر چکے ہیں۔ اور بعض احباب نے عملی طور پر اس تحریک کو کامیاب بنانے کی طرف توجہ مبذول کی ہے۔ لیکن اس وقت تک مطلوبہ رقم کے مقابلہ میں آمد کی رفتار بہت دھیمی ہے۔ اور خطرہ ہے کہ اگر دوسرے احباب نے فوری توجہ نہ کی۔ تو مقررہ وقت تک اس رقم کا جمع ہونا مشکل ہو گا۔ جن ضروریات اور پیش آمدہ مشکلات کی وجہ سے قرض کی یہ تحریک کی گئی ہے۔ ان کے لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ مطلوبہ رقم جلد سے جلد فراہم ہو جائے۔ اور ۱۰ مارچ تک تو اس کا فراہم ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ پس وہ احباب جنہوں نے ابھی تک اس کار ثواب میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ مگر وہ اس میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ یہ سطور ملاحظہ فرماتے ہی اپنی رقم ارسال فرمائیں۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر میں نے ۱۵ ہزار کے وعدے چند احباب سے لئے تھے۔ اس وقت وہ وعدے اس خیال پر کئے گئے تھے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ جمع کیا جائیگا۔ اور آٹھ سال میں سب رقوم واپس کی جائیں گی لیکن

اب ایک لاکھ کی بجائے ۶۰ ہزار کی تحریک کی گئی ہے۔ اور ۸ سال کی بجائے صرف ۲½ سال کے اندر اندر تمام اصحاب کو انکی رقوم واپس کر دی جائینگی۔ اس کے ساتھ ہی مزید آسانی یہ رکھ دی گئی ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو فوری طور پر اپنی رقم واپس لینے کی ضرورت پیش آئے۔ تو انہیں فوراً دے دی جائیگی۔ اس صورت میں وہ احباب جنہوں نے پہلی تجویز کے مطابق وعدے کئے تھے۔ انہیں اپنے وعدوں میں بہت زیادہ اضافہ کرنا چاہیئے۔ اور اپنی رقوم جلد سے جلد ارسال فرما دینی چاہئیں۔ نیز دوسرے احباب کو جلد توجہ فرمانی چاہیئے۔ گورنمنٹیں جب قرض کی تحریک کرتی ہیں تو اس سرعت کیساتھ بڑی سے بڑی مطلوبہ رقم جمع ہو جاتی ہے۔ کہ گویا لوگ قرض دینے کے لئے پہلے ہی گوش بر آواز ہوتے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں کو قرض دینے کا موقعہ نہیں ملتا۔ بیشک انہیں سود حاصل کرنے کا لالچ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو اصحاب سلسلہ کی ضروریات کیلئے قرض دیں گے۔ انہیں خدا تعالیٰ اجر عظیم عطا کرے گا۔ اور یقیناً یہ سود کی نسبت بہت بہتر چیز ہے۔ اس کے ساتھ ہی رقوم کے محفوظ ہونے کے متعلق بھی انہیں پورا پورا اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ پختہ وعدہ کیا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تمام رقوم اڑھائی سال کے عرصہ میں ادا کر دی جائیں گی۔ پس کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ مخلصین جماعت جو اس تحریک میں شامل ہونے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ جلد روپیہ بھیجکر سلسلہ کی اس تحریک کو میعاد مقررہ کے اندر پورا نہ کریں۔ پس احباب کو جلد سے جلد اس طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔ اور اپنی رقوم بھیجکر ثواب کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جن احباب کی طرف سے اس تحریک میں روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ ان کے نام کے سرٹیفکیٹ تیار کر کے بھیجے جا رہے ہیں۔

تبلیغی رپورٹ

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

۷۷ نو احمدی

یوں تو اس جگہ ایک ایک لمحہ ہی مشن کی خدمت میں گزرتا ہے مگر سب باتیں تحریر میں نہیں لائی جا سکتیں۔ گزشتہ رپورٹ کے بعد جو کچھ ہوا۔ اس کے چند موٹے موٹے کوائف۔ ذیل میں درج کر کے احباب سے درخواستِ دُعا کرتا ہوں۔ ہمارے سب کام اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منحصر ہیں۔ اور دعائیں ہی ہیں۔ جو اس کے فضلوں کو حرکت میں لاتی۔ اور ان کی جاذب بنتی ہیں:۔

ایک جلسۂ عام

میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ اس ملک میں کوکو کی فصل نہایت کثرت سے پیدا ہوتی ہے جس قدر کوکو ساری دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نصف صرف گولڈ کوسٹ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ فصل نومبر کے نصف سے پکنا شروع ہو کر فروری کے آخر تک منڈیوں میں پہنچا دی جاتی ہے اس ملک کا مالی دارومدار سب اسی فصل پر ہے۔ مالکان مزارعان اور مزدور سب کی امیدیں اسی فصل پر لگی ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ گورنمنٹ کا بھی سب سے بڑا ذریعہ ریونیو کا اسی فصل پر ٹیکس وغیرہ ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چندوں کی وصولی کی امید اسی فصل کے پکنے اور منڈی کے اچھا ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر دوست اپنا چندہ سالانہ ادا کرتے ہیں۔ میں کسی گزشتہ رپورٹ میں ذکر کر چکا ہوں کہ میں نے ستمبر کے آخری ہفتہ میں جملہ محصلین کا ایک خاص اجتماع کر کے ان کو ہدایت کی تھی۔ کہ فصل کے پکنے سے پہلے ہی اپنے آپ کو چندوں کی وصولی کے لئے تیار کر لینا چاہیئے۔

اس اجتماع کے تین ہفتے بعد یعنی نصف اکتوبر میں میں نے جملہ جماعتوں کے امراء کو اس جگہ طلب کیا۔ اور ان کو بھی تاکید کی کہ اپنی پوزیشن کا خیال کریں۔ اول اپنے نمونہ سے پھر دوسروں کو تحریک کر کے چندوں کی فراہمی میں پوری کوشش کریں۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ تین ہفتہ کے بعد ایک عام جلسہ جماعت کا کیا جائے۔ تاکہ سب کو اپنی اپنی ذمہ واری کا احساس کرا کے آنے والے کام کے لئے تیار کیا جائے۔ چنانچہ اس کے مطابق ۱۷- نومبر کو موضع اسیام میں ایک جلسہ کیا گیا۔ جہاں ایک ہزار سے زیادہ مرد و زن دور و نزدیک سے جمع ہوئے۔ عاجز نے تقریباً تین گھنٹہ تقریر کر کے اول چندوں کے دینے کی ضرورت۔ اور پھر ان کی باقاعدہ ادائیگی کی اہمیت کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ پھر خطبۂ جمعہ میں تحریک کی کہ قربانیوں کے بغیر نہ کسی نے ترقی کی ہے۔ اور نہ آئندہ کوئی کر سکتا ہے۔ مومن مشکلات سے گھبراتا نہیں۔ بلکہ اُس کا قدم اور بھی آگے جاتا ہے۔ سب جماعتوں نے اپنے امراء کے ذریعہ وعدہ کیا کہ وُہ کوشش کریں گے۔ کہ سب بقائے ادا ہو جائیں:۔

امراء جماعت کا جلسہ

۷ر دسمبر ۱۹۳۳ء کو میں نے سالٹ پانڈ میں پھر سب امراء جماعت کو اکٹھا کیا۔ اور ان میں سے بعض کو مقرر کیا۔ کہ وُہ محصلین کے ساتھ دورہ کر کے چندہ اکٹھا کریں:۔

بیدون سکول کا افتتاح

اس جگہ سے قریباً ۲۷ میل دُور ایک جگہ بیدون نام ہے۔ وہاں کے دوستوں نے ہمت کر کے اس سال اکتوبر میں وہاں سکول کھول لیا ہے۔ میں نے مدرس تو وہاں اکتوبر میں بھیج دیا تھا۔ مگر سکول کی باقاعدہ افتتاحی رسم ۲۳- نومبر ۱۹۳۳ء کو وہاں جا کر ادا کی۔ جانے سے قبل اپنی جماعت کے امیر کے ذریعہ میں نے گاؤں کے چیف کو وہاں جانے کی تاریخ سے اطلاع کرا دی تھی۔ چنانچہ ۲۳- نومبر کو مسٹر بن یامین کیلین جنرل سکرٹری کے ساتھ وہاں پہونچکر پہلے چیف سے ملاقات کی۔ پھر گاؤں کے لوگوں کے ایک عام مجمع میں جہاں چیف۔ اس کے اکابر۔ کیتھولک اور ویزلین میتھوڈسٹ مسیحی فرقوں کے مناد موجود تھے۔ میں نے ایک تقریر کے ذریعہ ضرورتِ تعلیم پر تقریر کی۔ اس کے بعد بتلایا۔ کہ اسلام نے علم حاصل کرنے کے متعلق کس قدر زور دیا ہے۔ اور کہ عملی طور پر اسلام نے اس میدان میں کیا کوششیں کی ہیں۔ حتےٰ کہ یورپ جو آج اپنے آپ کو علمی ترقی کے معراج پر سمجھتا ہے۔ وُہ بھی اسلام ہی کا ممنون منت ہے۔ بلکہ افریقہ جسے آج جہالت کا مرکز بتایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے یہ فیض یورپ کو حاصل ہُوا۔ اور بتلایا۔ کہ مسلمان اپنی بدقسمتی سے علم سے بے بہرہ ہونے لگے تھے۔ لیکن خدا نے اپنے ایک برگزیدہ کو اس زمانہ میں بھیجکر ہم کو تباہ ہونے سے بچا لیا۔ اور جہاں جماعت احمدیہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ زندگی عطا ہوئی ہے۔ اسلام کی دیگر سنن کو زندہ کرنے والی ہے۔ وہاں اسلام کی اس سنت اور تاکید کو بھی زندہ کرتی ہے۔ کہ علم حاصل کرنے میں پوری کوشش کی جائے۔ چنانچہ ہم آہستہ آہستہ اپنی استعدادوں کے مطابق اس غرض کو پورا کرنے کے لئے سکول کھول رہے ہیں۔ اس کے بعد میں نے کہا۔ کہ اس سکول کو صرف احمدی بچوں کے لئے ہی نہیں کھولا گیا۔ بلکہ بلا امتیاز مذہب و ملت ہر اس بچے کے لئے اس کے دروازے کھلے ہیں۔ جو تعلیم حاصل کرنا چاہے۔ اور چیف کو توجہ دلائی۔ کہ تعلیم یافتہ رعایا خدا کی ایک رحمت ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ وُہ اس سکول کو اپنا سکول سمجھے۔ اور کوشش کرے۔ کہ کثرت کے ساتھ بچے اس میں داخل ہوں۔ چنانچہ چیف نے اپنی جوابی تقریر میں تقین دلایا۔ کہ وُہ ہر ممکن طریق سے امداد کرے گا:۔

اس کے بعد مسیحی منادوں نے دریافت کیا کہ اگر مسیحی بچے اس سکول میں بھیجے جائیں۔ تو ان کو مسلمان ہونے پر مجبور تو نہ کیا جائیگا۔ میں نے کہا کہ انصاف کا تقاضا تو یہی ہے۔ کہ ان کو مسلمان بنا لیا جائے۔ کیونکہ مسیحی سکولوں میں جب بھی کوئی غیر مسیحی بچہ داخل ہوتا ہے۔ تو اسے عیسائی بنا لیا جاتا ہے۔ مگر اسلام میں چونکہ جبر کی تعلیم نہیں۔ لہذا ہم کسی بچے کو جبراً مسلمان نہیں بنائیں گے ہاں اگر کوئی بچہ خود بخود مسلمان ہوگا۔ تو کسی کا حق نہیں۔ کہ اسے روکے:۔

اس کے بعد میں نے تمام حاضرین سمیت دُعا کی۔ اور واپس آ گیا:۔

یوم تبلیغ

اکتوبر گزشتہ میں جب یوم تبلیغ کی اطلاع جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے آئی۔ تو فوراً خطوط ٹائپ کر کے مختلف جماعتوں اور احباب کو پہونچا دیئے گئے۔ اور اس کے متعلق مفصل ہدایات دے دیں وقت اتنا تنگ تھا۔ کہ نائیجیریا میں اطلاع بعد از وقت پہنچی۔ اور گو اس ملک میں اس قسم کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ مگر پھر بھی احباب نے ہمت کر کے اس حکم کی بجا آوری میں پوری سعی کی۔ مجھے ابھی تک پوری رپورٹیں نہیں آئیں مگر ۳۳- مقامات سے جو رپورٹیں آئی ہیں۔ ان سے واضح ہے۔ کہ ان جگہوں کے دوستوں نے ۱۰۴۵۲ اشخاص کو تبلیغ کی۔ اور ۲۰ کے قریب اشخاص احمدی ہُوئے:۔

متفرق تبلیغ

علاقہ اشانٹی میں جمال و الحسن صاحبان باقاعدہ مبلغین ہیں۔ ان کے علاوہ میاں یعقوب آنریری مبلغ ہیں۔ یہ صاحب بالکل ناخواندہ ہیں۔ مگر حوالہ جات دینے میں ایسے ہوشیار ہیں۔ کہ فوراً حوالہ نکال کر رکھ دیتے ہیں بالکل ہمارے فلاسفر الہ دین صاحب کی طرح ہیں۔ کالونی کے اندر آدم احمد عثمان۔ اسحاق۔ سلیمان علی۔ آدم صاحبان باقاعدہ مبلغ ہیں۔ وُہ بھی اپنی کوششوں میں سرگرم رہتے ہیں۔ غیر احمدی لوگ ہر جگہ ہماری تبلیغ میں روڑے اٹکانا چاہتے ہیں۔ مگر خدا کے فضل سے ہمارے مبلغ سرگرمی سے کام کر رہے ہیں میاں یعقوب اشانٹی سے حال ہی میں لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے ۱۰۴۵ نفوس کو پیغام حق پہنچایا۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا کرے۔ ایام زیر رپورٹ میں ۷۷ نئے احمدی ہُوئے۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا کرے:۔

آہ یوسف

موضع اکوام کرام میں ہمارے ایک مخلص نوجوان یوسف نام رہتے تھے ایک دن وُہ اپنے کھیت میں جانے کے لئے دریا کو تیر کر عبور کر رہے تھے۔ کہ اچانک ڈوب گئے۔ بڑی تلاش سے تین دن کے بعد ان کی لاش ملی۔ ان کی تلاش کی جدوجہد میں ان کا ایک بھانجا۔ کہ وُہ بھی احمدی تھا۔ اور اس کا نام بھی یوسف تھا۔ ڈوب کر مر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ دو موتیں نہایت حسرتناک ہوئیں۔ یوسف اول ایک مخلص باپ کا مخلص بیٹا تھا۔ اس کا باپ آدم نام ۱۹۳۰ء میں فوت ہوا۔ خدا تعالےٰ دونوں باپ بیٹے پر اور تیسرے شخص پر اپنی بڑی بڑی رحمتیں نازل کرے (خاکسار فضل الرحمٰن حکیم ۶- جنوری ۱۹۳۴ء)

الفضل:۔ ہم ان مخلص اصحاب کی وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تمام احمدی احباب سے ان کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں اور پسماندگان کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

پنجاب ہائی کورٹ کا آئندہ چیف جسٹس

مسلمانانِ پنجاب کے متعلق حکومت کا افسوسناک رویّہ

پنجاب ہائی کورٹ کی چیف ججی کا جس کے متعلق کچھ عرصہ سے قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں۔ حکومت نے فیصلہ کر دیا۔ اور الہ آباد ہائی کورٹ کے جج مسٹر جان ڈگلس ینگ بیرسٹرایٹ لا کو سر شادی لال کی جگہ ان کے ریٹائر ہونے پر پنجاب ہائی کورٹ کا چیف جسٹس بنا دیا۔ مسٹر جسٹس ینگ سنہ ۱۹۲۹ء میں عدالت عالیہ الہ آباد کے جج مقرر ہوئے تھے۔ پانچ سال کے عرصہ میں قانونی قابلیت اور فیصلہ دینے میں اپنی رائے کے آزادانہ استعمال کے متعلق وُہ اچھی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کے متعلق خوشگوار امیدیں غیر موزون نہیں۔ لیکن ان کی ذات کو علیحدہ رکھتے ہُوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت نے اس بارے میں مسلمانان پنجاب کے ساتھ نہایت افسوسناک اور دل شکن سلوک روا رکھا ہے۔ جو گھڑیاں گن گن کر اس وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ جب پنجاب ہائی کورٹ کی چیف ججی کے لئے از سر نو انتخاب ہونا تھا۔ اور ان کا خیال تھا۔ کہ حکومت اس وقت اس منصب پر کسی مسلمان کو مقرر کر کے ان حالات میں اصلاح کا موقعہ پیدا کرے گی۔ جن میں بدقسمتی سے مسلمان گذشتہ پندرہ سال سے مبتلا چلے آتے تھے۔ اور جن سے مخلصی پانے کی کئی بار کوشش کرنے کے باوجود انہیں سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہ ہُوا تھا۔

پنجاب کے قابل قانون دان مسلمان

پنجاب میں ایسے قابل مسلمان قانون دان موجود ہیں جنکی قانونی قابلیت حکومت سے پوشیدہ نہیں۔ اور وُہ ان کی قابلیت کا کئی بار تجربہ بھی کر چکی ہے۔ حتےٰ کہ سُنا گیا ہے۔ ان میں سے ایک کے متعلق اس نے کوشش بھی کی۔ کہ وُہ ہائی کورٹ کی ججی کی کرسی کو زینت دے۔ لیکن چیف ججی کے متعلق اس نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ مسلمان قانون دانوں کو نظر انداز کر کے یہ منصب ایک انگریز کے سپرد کیا جائے۔ کہا گیا ہے۔ کہ حکومت کے لئے اس بارے میں یہ مشکل درپیش تھی۔ کہ پنجاب ہائی کورٹ میں کوئی مسلمان سینیر جج نہیں تھا۔ اور یہ اس کے لئے ناممکن تھا۔ کہ وُہ کسی مسلمان بیرسٹر کو خواہ وُہ خاص قابلیت کا ہی مالک کیوں نہ ہو۔ چیف جج مقرر کر دیتی۔ اس کے متعلق اول تو یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس طرح پنجاب ہائی کورٹ کے ججوں کو چھوڑ کر باہر سے ایک انگریز چیف جسٹس لایا گیا۔ اسی طرح کسی مسلمان کو بھی یہ منصب دیا جا سکتا تھا۔ علاوہ ازیں اسے یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیے تھی۔ کہ اگر آج پنجاب ہائی کورٹ کے ججوں میں کوئی مسلمان سینیر جج موجود نہیں۔ تو اس کی ذمہ واری انہی اربابِ اقتدار پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے پندرہ برس کے طویل عرصہ میں پنجاب کے کسی ایک قابل مسلمان کو بھی مستقل جج نہ بننے دیا۔ حالانکہ پنجاب میں نہایت اعلےٰ قابلیت کے مسلمان قانون دان موجود تھے۔ جب مسلمان قانون دانوں کے متعلق یہ صریح بے انصافی روا رکھی گئی۔ تو اس کا تدارک اسی صورت میں ممکن تھا۔ کہ حکومت کسی مسلمان بیرسٹر کو جس کی قابلیت دُوسروں کے مقابلہ میں خاص درجہ رکھتی چیف جج بنا دیتی۔ اور اس طرح مسلمانان پنجاب کی دیرینہ اور جائز آرزو کو پُورا کر کے ان کے دل مٹھی میں لے لیتی۔ لیکن افسوس کہ حکومت نے اس کی پروا نہ کی۔ اس نے جہاں مسلمانوں کے لئے بہت بڑی شکایت پیدا کر دی وہاں ہندوؤں کو موقعہ دے دیا۔ کہ مسلمانوں کے سینے طعن و تشنیع کے تیروں سے چھلنی کر سکیں۔

ہندوؤں کا تمسخر و استہزاء

ہندو اخبارات ایک طرف تو اس بات پر خوشیاں منا رہے ہیں کہ حکومت نے کسی مسلمان کی بجائے ایک انگریز کو پنجاب ہائی کورٹ کا چیف جج بنا دیا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بھی بنا رہے ہیں۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۵۔ فروری) لکھتا ہے:۔

"سنہ ۱۹۱۹ء سے ہائی کورٹ لاہور میں ہندو راجیہ چلا آتا تھا۔ اور مسلمان اس کے نیچے پسے چلے جا رہے تھے۔ شکر شکر کے ہندو راجیہ ختم ہونے لگا ہے۔ اب انگریز راجیہ ہو گا جس سے مسلمانوں کو بلحاظ ان خدمات کے جو انہوں نے پچھلے چند سالوں میں سرکار کی کی ہیں۔ بہتر توقعات ہو سکتی ہیں۔ جسٹس ینگ کی عمر اس وقت ۵۱ سال کی ہے۔ اس لئے اگلے نو سال تک مسلمان محفوظ ہو گئے"!

ظاہر ہے کہ یہ نمک پاشی محض اس لئے کی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کو حکومت کی نسبت بہترین توقعات رکھنے اور اس کی بہترین خدمات سرانجام دینے کے باوجود اپنے ایک جائز مطالبہ میں ناکام ہونا پڑا۔

"ملاپ" کی نیش زنی

اس سے بھی بڑھ کر ایک دُوسرے اخبار "ملاپ" (۱۵۔ فروری) نے نیش زنی کی ہے۔ جو لکھتا ہے:۔

"مسلمانوں کے دل و دماغ اس وہم میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ کہ چونکہ انہوں نے ملک کے ساتھ غداری کی ہے۔ اور انگریز کا ساتھ دیا ہے۔ اس لئے اب ان کی ہر ایک ضد پوری کر دی جائیگی۔ انہیں شائد ابھی تک یہ معلوم نہیں ہُوا۔ کہ انگریز صرف اس حد تک ان کی ضد پوری کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ جہاں تک انگریز یہ سمجھیں گے۔ کہ اس کے پورا کرنے میں ان کا کوئی نقصان نہیں۔ یا ان کا فائدہ ہے۔ جہاں کہیں ذرہ بھر بھی انگریز کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہو گا۔ وہاں فوراً مسلمانوں کے نخرے ٹھکرا دیئے جائیں گے۔ یہ درست ہے۔ کہ انگریز آجکل مسلمانوں کو ناراض کرنا نہیں چاہتا۔ اور انہیں ہر طریقہ سے اپنی مٹھی میں رکھنا چاہتا ہے۔ اسی لئے سر ایمرسن کے رخصت پر جانے پر سر سکندر حیات خاں کو گورنر بنا دیا گیا ہے۔ اسی موقعہ پر چیف جج کی تقرری کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔ گویا گورنمنٹ نے مسلمان کی ایک گال پر تو پیار دے دیا ہے۔ اور دُوسری پر چپت رسید کر دی ہے۔ مسلمانوں نے اس موقعہ پر ایجی ٹیشن کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ جلسے کر کے ریزولیوشن بھی پاس کئے ہیں۔ اخبارات میں پے در پے مضامین بھی لکھے ہیں۔ خفیہ طور پر ڈیپوٹیشن بھی لے جائے گئے ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں کے اثرات ڈالنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن پھر بھی ان کا یہ سارا جہاد قطعاً ناکام ہُوا ہے۔ جو مسلمان آنکھیں رکھتے ہیں۔ وُہ اپنی اس شکست کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور اس سے آئندہ کے لئے سبق حاصل کر سکتے ہیں"!

مسلمانوں کو چپت

مسلمانوں کو یہ سب کچھ سُننے اور ہندوؤں کو کہنے کا موقعہ صرف اس لئے ملا۔ کہ حکومت نے مسلمانوں کے ایک اہم مطالبہ کو ٹھکرا دیا۔ ہندو یہ تو اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ سر شادی لال کے بعد یہ منصب کسی ہندو کو نہیں مل سکتا تھا۔ تاہم انہوں نے کسی مسلمان کے چیف جسٹس بننے کی انتہائی مخالفت کی۔ حتیٰ کہ یہ بھی لکھ دیا۔ کہ اگر کسی مسلمان کو چیف جسٹس بنایا گیا۔ تو ہائی کورٹ کے جج مستعفی ہو جائیں گے۔ یہ سارا شور و شر اس ذہنیت کے ماتحت تھا۔ کہ جو عہدہ کسی ہندو کو نہیں مل سکتا۔ وُہ کسی مسلمان کو بھی نہیں ملنا چاہیئے۔ آخر حکومت نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی۔ اور اب وُہ یہ کہکر حکومت کے اس

کالی کٹ (مالابار) کے احمدیوں پر دردناک مظالم

ایک احمدی کی وفات پر مخالفین کی انسانیت سوز حرکات

اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو روز بروز عروج اور ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اور وُہ علاقے جہاں ابتدا میں احمدیوں کو بے حد تکالیف دی گئیں۔ اور ان کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کیا گیا۔ وہاں اب پہلی سی حالت نہیں رہی۔ تاہم بعض علاقوں میں اب بھی احمدیوں کو محض اس لئے کہ کیوں انہوں نے اسلام کو اس کی حقیقی شکل میں قبول کیا۔ اور کیوں انہوں نے نہ صرف اپنی روحانی اصلاح کی۔ بلکہ اوروں کی اصلاح کی فکر میں بھی ہیں سخت تکالیف پہونچائی جا رہی ہیں۔ اور ان پر بے حد ظلم و ستم کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں علاقہ مالابار کے ایک شہر کالی کٹ میں نہایت قلیل التعداد احمدیوں پر کثیر التعداد مخالفین نے جو کھلم کھلا ظلم کیا۔ اور جس بے دردی و بے رحمی کے ساتھ انہیں مصائب و مشکلات میں ڈالا۔ وُہ ایک نہایت ہی درد انگیز حادثہ ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ بے ضرر۔ اور بے شر احمدیوں کو محض اختلاف عقائد کی وجہ سے ستانے اور دکھ دینے والے درندہ صفت لوگ اب بھی موجود ہیں۔

یوں تو کالی کٹ کے احمدیوں کو مخالفین کی طرف سے عرصہ سے سخت تنگ کیا جا رہا۔ اور ہر قسم کی تکالیف پہونچائی جا رہی تھیں۔ ہر قسم کی ناجائز حرکات کے علاوہ مقاطعہ کے ذریعہ احمدیوں کو ضروریات زندگی تک سے محروم کرنے کی کوششیں جاری تھیں۔ مگر حال میں ایک احمدی کے فوت ہو جانے پر مخالفین کی شرارتیں انتہا کو پہونچ گئیں۔ ۲۹ جنوری کی شام کو کالی کٹ میں ایک احمدی بھائی فوت ہو گئے۔ اور شہر کے مختلف مقامات سے احمدی تجہیز و تکفین کے لئے مرحوم کے مکان پر آ گئے۔ دوسری طرف مخالفین نے سارے شہر میں آناً فاناً یہ بات پھیلا دی۔ کہ ایک قادیانی فوت ہو گیا ہے۔ اُسے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اس پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ فوت شدہ احمدی کے مکان کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اور وہاں انہوں نے گالیوں۔ دھمکیوں۔ اور شور و شر سے ایسا طوفان مچا دیا۔ کہ گنتی کے چند احمدیوں کے لئے مکان سے باہر نکلنا۔ یا اندر جانا مشکل ہو گیا۔ رات کے آٹھ بجے کے قریب ایک شخص کو بڑی مشکل سے قبرستان میں بھیجا گیا۔ مگر اس نے دیکھا۔ کہ وہاں بھی ہزاروں کی تعداد میں لوگ لاٹھیاں وغیرہ لے کر جمع ہیں۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ فوت شدہ احمدی کو کسی صورت میں بھی قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں گے۔ حالانکہ وُہ قبرستان تمام مسلمانوں کے لئے میونسپلٹی کی طرف سے وقف ہے اس میں دفن کرنے سے روکنے کا کسی کو قطعاً کوئی حق نہیں ہے۔

مخالفین کو اس طرح فساد پر آمادہ دیکھ کر احمدیوں نے ذمہ وار حکام کی طرف رجوع کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن انہیں معلوم ہوا۔ کہ کلکٹر صاحب دورہ پر ہیں۔ ان کو بذریعہ تار پیش آمدہ حالات اور خطرۂ فساد سے اطلاع دیکر مداخلت اور حفظِ امن کی درخواست دی گئی۔ مگر کوئی جواب نہ ملا۔ احمدی رات بھر اسی مکان میں محبوس رہے۔ اور مخالفین شور و شر کرتے۔ گالیاں دیتے۔ مکان کے چاروں طرف منڈلاتے رہے۔ دُوسرے دن صبح کو احمدیوں نے ڈویژنل افسر کو درخواست دی۔ اور صورت حالات سے آگاہ کیا۔ اس پر انہوں نے پولیس والوں کو ہدایت کی۔ کہ تمام روکاوٹیں دُور کر کے میت کو دفن کرنے کا انتظام کریں۔ لیکن بعد میں مخالف سرغنوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ڈویژنل افسر اور پولیس والوں نے اس قبرستان میں دفن کرنے سے روک دیا۔ اور احمدیوں کی دن بھر کی دوڑ دھوپ کے باوجود ذمہ دار حکام نے ان کے متعلق اپنے فرائض کی ادائیگی کی ضرورت نہ سمجھی۔ آخر شام کے قریب ایک ایسی جگہ جو شہر سے بہت دُور تھی جہاں دو تین فٹ کھودنے سے پانی نکل آتا ہے۔ اور جو موسم برسات میں بالکل زیر آب رہتی ہے۔ احمدیوں کو اپنے بھائی کی میت دفن کرنے پر مجبور کیا گیا۔ جگہ کی غیر موزونیت کے متعلق بار بار کہا گیا۔ مگر سرکاری افسروں نے یہی کہا۔ کہ اس وقت لاش کو اسی جگہ دفن کرو۔ اور بعد میں اگر کچھ کہنا ہو۔ تو رپورٹ کرو۔

چونکہ میت پر ۲۴ گھنٹہ سے زیادہ وقت گزر چکا تھا۔ اور اس کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ نیز مالکِ مکان بہت تنگ کر رہا تھا۔ اس لئے احمدی رات کے ساڑھے دس بجے میت اٹھانے پر مجبور ہو گئے۔ اس وقت احمدیوں کی تعداد صرف اٹھارہ تھی۔ اور مخالفین کے متعلق کم از کم اندازہ دس ہزار کا تھا۔ جو گالیاں دیتے۔ آوازے کستے۔ اور شور مچاتے ساتھ جا رہے تھے۔ اگرچہ چند پولیس والے موجود تھے۔ لیکن فتنہ انگیز اور شورش پسند موپلاؤں کے اتنے بڑے ہجوم کے مقابلہ میں وُہ کچھ نہ کر سکے

ایک تو جنازہ بھاری تھا۔ دُوسرے اُٹھانے کے لئے سوائے ایک بھاری لکڑی کے پلنگ کے اور کوئی چیز میسر نہ تھی۔ تیسرے اٹھانے والے چند کمزور اور نازک بدن نوجوان تھے۔ جو بار بار اٹھانے اور اتارنے پر مجبور ہوتے ہوئے آدھی رات کے وقت ایک نہایت دُور کے مقام پر جنازہ لے جا رہے تھے۔ اور ایسی حالت میں لے جا رہے تھے جبکہ دس ہزار شوریدہ سر آدمیوں کا ہجوم انہیں گھیرے ہوئے ہر طرف گالیوں کی بوچھاڑ کر رہا۔ تمسخر اڑا رہا۔ تالیاں بجا رہا اور ان پر مٹی اور کنکر پھینک رہا تھا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ احمدی اس وقت کتنی بڑی مصیبت اور مشکل میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور مسلمان کہلانے والے اور اس سید ولد آدم کی امت ہونے کا دعویٰ کرنے والے جو تمام دنیا کے لئے رحمت ہو کر آیا۔ کس طرح انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر اور موت کو فراموش کر کے ایک لاش کی بے حرمتی کے مرتکب ہو رہے۔ اور اس سے تعلق رکھنے والوں کو دکھ۔ اور تکلیف پہنچا رہے تھے۔

آخر احمدی افتاں و خیزاں اس مقام پر پہونچے۔ جو حکام نے قبر کے لئے تجویز کیا تھا۔ خود قبر کھودی۔ اور اپنے بھائی کو دفن کر کے پھر پہلے کی طرح مخالفین کی حیا سوز حرکات اور انسانیت سے دُور افعال سے دوچار ہوتے ہوئے واپس لوٹے۔ قبر کھودتے۔ اور دفن کرتے وقت جو جو دقتیں ان درندہ سیرت مخالفین کی طرف سے احمدیوں کو برداشت کرنا پڑیں۔ اور واپسی پر جو سختیاں جھیلیں۔ ان کی تفصیل نہایت ہی دردناک ہے۔ بعض احمدیوں کو چوٹیں بھی آئیں۔ غرض مخالفین نے شرارت کو انتہا تک پہونچا دیا۔ اور اس کے بعد کی حالت یہ ہے کہ سارے شہر میں احمدیوں کے خلاف عوام کو سخت مشتعل کر دیا گیا ہے احمدیوں کے لئے عام سڑکوں پر چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ بعض احمدیوں کے بیوی بچے زبردستی ان سے علیحدہ کر لئے گئے ہیں۔

اس نہایت ہی المناک اور درد انگیز داستان میں خوشی اور مسرت کی بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی عطا کردہ توفیق سے احمدی ہر قسم کی تکالیف اور مصیبت کو بڑی ہمت اور حوصلہ سے برداشت کر رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر مشکل کے سامنے مردانہ وار کھڑے ہیں۔ تمام جماعت کو اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے۔ جو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے احمدیوں پر مصائب کے پہاڑ گرا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں حق و صداقت کے پانے اور انسانیت اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔

اس موقعہ پر ہم کالی کٹ کے ان مقامی حکام کے رویہ کے متعلق اظہار افسوس کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے احمدیوں پر ہر قسم کا تشدد ہوتا۔ اور ان کے شہری حقوق کو غصب ہوتے دیکھا۔ مگر ان کی کوئی امداد نہ کی۔ بلکہ فتنہ پرداز لوگوں کی کثرت سے مرعوب ہو کر احمدیوں پر دباؤ ڈالنا ہی بڑا کارنامہ سمجھا۔ اعلیٰ حکام اور صوبہ کی حکومت کو جہاں ایسے فرض ناشناس حکام سے باز پرس کرنی چاہیئے۔ وہاں احمدیوں کی جانی و مالی حفاظت اور ان کے شہری حقوق کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور اس لئے احمدیوں کو نظر انداز نہ کر دینا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی

اک ہیں جو پاک بندے اک ہیں دِلوں کے گندے
جیتیں گے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے
(المسیح الموعودؑ)

ایک مدعی ماموریت کا یہ دعوےٰ کہ میں خدا کی طرف سے آیا ہوں۔ کوئی معمولی دعوےٰ نہیں۔ ابتدائے دنیا سے آج تک لاکھوں ایسے افراد پیدا ہوئے۔ جنہوں نے وقتاً بعد وقت یہ دعویٰ کیا۔ ان میں سے ایک بہت بڑی جماعت کو ہم نے اپنے دعویٰ میں سچا اور راستباز یقین کیا۔ اور ایک دوسری جماعت کو جھوٹا اور مکار خیال کر کے ان سے اظہار بیزاری کیا ؛

قرآن مجید میں دونوں قسم کے لوگوں کا ذکر آیا ہے۔ راستبازوں کی علامتیں اور کذابوں کی نشانیاں بیان فرمائی گئی ہیں۔ تاریخی واقعات بھی قرآنی اصول کی تائید میں ایک واضح اور روشن حقیقت پیش کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعویٰ فرمایا۔ کہ میں خدا کی طرف سے آیا ہوں۔ اور خدا کا کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ آپ کے بالمقابل مسیلمہ یمامی اور اسود عنسی نے بھی یہی دعویٰ کیا۔ مگر نتیجہ کیا ہوا؟ خدا کی نصرت اور تائید نے خدا کے پیارے اور سچے رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا۔ اور آپ اور آپ کی جماعت روز بروز ترقی کرتی گئی۔ ابولہب۔ ابوجہل۔ عتبہ اور شیبہ جیسے باسامان دشمنوں نے اس بظاہر بے سروسامان جماعت کے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مال و دولت نیزہ و تلوار قتل و غارت۔ تعذیب و ترغیب۔ مقاطعہ و بائیکاٹ غرضیکہ ہر ممکن طریق سے آپ کی تبلیغ کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ مخالفین کا مقصد وحید یہی تھا۔ کہ کسی طرح خدائے واحد و یگانہ کے پرستار دنیا میں پیدا نہ ہوں۔ اور انسانوں کا افلاس تخیل ۳۶۰ "خداؤں" ہی کی عبادت کی صورت میں نمایاں ہوتا رہے۔ مگر ان کی تمام مخاصمانہ سرگرمیاں حسرتیں اور ناکامیاں بنتی گئیں۔ اور آخر وہ لوگ اپنے کئے پر پشیمان اور اپنی ناکامی پر شرمندہ ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالمقابل مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی آندھی کی طرح اٹھے۔ اور بگولے کی طرح غائب ہو گئے۔ مسیلمہ کذاب کے ½۱ یا ۲ سال کے عرصہ میں جس قدر پیرو بنے تھے۔ وہ بہت جلد تتر بتر ہو گئے۔ اور وہ خود انتہائی بے کسی و بے بسی کے ساتھ حضرت خالد بن ولید کے ہاتھوں قتل ہوا ؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدریجی کامیابی اور آپ کے بالمقابل مسیلمہ کذاب کی حیرت انگیز تباہی اس بات کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جہاں اپنے سچے انبیاء اور ان کی جماعتوں کو علے رغم انف الاعداء ترقیات اور پے بہ پے فتوحات عطا فرماتا ہے۔ وہاں جھوٹے مدعیان نبوت کو ہرگز ترقی اور کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اور خسران و شکست کا طوق ان کے گلے کا ہار ہو کر رہ جاتا ہے ؛

(۲)

قرآن مجید میں اس زبردست معیار صداقت کا ذکر متعدد مقامات پر آیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۱) اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ (سورۃ مائدہ رکوع ۸) یاد رکھو۔ کہ خدا کی جماعت ہی ہمیشہ غالب اور کامیاب ہوتی ہے ؛

(۲) اس کے بالمقابل کذابوں کی جماعت کا ذکر اس طرح فرمایا۔ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطَانِ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ (سورہ مجادلہ رکوع ۳) یاد رکھو کہ شیطانی گروہ ہمیشہ ناکام و نامراد ہوتا اور گھاٹے اور خسارے میں رہتا ہے ؛

(۳) سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ کس طرح معلوم ہو۔ کہ غالب گروہ کونسا ہے؟ کیونکہ ہر ایک گروہ یہی دعویٰ کرتا ہے۔ کہ وہ غالب ہے۔ اس اہم سوال کو خدا تعالےٰ نے نہایت وضاحت کے ساتھ حل کر دیا ہے۔ فرمایا۔ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اَفَھُمُ الْغَالِبُوْنَ (انبیاء ع ۴) کہ یہ لوگ جو مدعیٔ نبوت کے منکر ہیں۔ ایک زمین کے ٹکڑے کی طرح ہیں۔ اور کیا وہ دیکھتے نہیں۔ کہ ہم اس زمین کو آہستہ آہستہ چاروں طرف سے کم کرتے چلے آتے ہیں۔ کیا اب بھی وہ یہی کہتے ہیں۔ کیا وہ غالب ہیں؟ یعنے سچے نبی کی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کی جماعت روز بروز تدریجاً بڑھتی۔ اور اس کے مقابل اس کے مخالفین کی جماعت بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ مدعیٔ نبوت کی تدریجی ترقی اور اس کے بالمقابل اس کے مخالفین کا تدریجی مگر عبرتناک تنزل اس مدعی کے صادق اور منجانب اللہ ہونے پر یقینی اور قطعی دلیل ہے ؛

(۴) پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ (مومن ع ۲) کہ ہم اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی اسی دنیا میں مدد کرتے ہیں۔ اور پھر قیامت کے دن بھی ہم ہی ان کے مددگار ہوں گے گویا خدا تعالےٰ کا یہ ازلی ابدی قانون ہے۔ کہ وہ اپنے رسولوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد اور نصرت فرماتا ہے۔ اور ان کے معاندین کی معاندانہ اور مخاصمانہ سرگرمیوں کو (جو انبیاء اور ان کی جماعتوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے کی جاتی ہیں) کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا ؛

(۵) چنانچہ اس اٹل قانون کا ذکر خدا تعالےٰ اس طرح فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (مجادلہ ع ۳) کہ خدا نے روز ازل سے یہ لکھ چھوڑا۔ اور مقدر کر دیا ہے۔ کہ وہ اور اس کے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے۔ گویا ممکن نہیں۔ کہ کسی جھوٹے مدعی نبوت کی جماعت بڑھتی چلی جائے۔ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ کسی سچے نبی کی جماعت روز بروز گھٹتی اور کم ہوتی چلی جائے یہ خدا تعالےٰ کا غیر متغیر قانون ہے۔ جو جھوٹے اور سچے مدعیان نبوت کے درمیان ایک واضح اور روشن فیصلہ کرتا ہے۔ اور جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ تاریخ کے اوراق اس قرآنی اصول کی صداقت پر معتبر گواہ ہیں۔ آج دنیا میں حضرت موسیٰؑ حضرت ابراہیمؑ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیوا تو موجود ہیں۔ مگر فرعون نمرود مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہم کی طرف منسوب ہونے کے لئے کوئی تیار نہیں ؛

(۶) خدا تعالےٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ (نحل ع ۱۵) کہ وہ لوگ جو خدا تعالےٰ پر افترا کرتے۔ اور اپنے پاس سے جھوٹے الہامات بنا کر خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جھوٹے مدعیانِ وحی والہام کی ناکامی کا باعث یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے دعوے میں خدا تعالےٰ کی برکت اور نصرت نہیں ہوتی۔ جو خدا کے سچے نبیوں کے شامل حال ہوتی ہے۔

(۷) چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ (آل عمران ع ۶) اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ (ھود ع ۲) کہ کذابوں اور اپنے پاس سے جھوٹے الہامات بنانے والے ظالموں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

(۸) خدا کی لعنت کا خوفناک نتیجہ قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا (نساء ع ۸) کہ جس پر خدا لعنت کرے۔ اس کا کوئی مددگار اور ممد و معاون نہیں رہتا۔ پس صاف طور پر ثابت ہوا۔ کہ وہ لوگ

جو جھوٹے طور پر نبوت اور رسالت کا دعوے کرتے ہیں۔ وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہوتے ہیں۔ اور آخر کار وہ بے یار و مددگار ہو جاتے ہیں۔ ان کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہتا۔ اور جلد از جلد خدا ان کو جڑ سے مستاصل کر دیتا ہے۔

(۹) اسی طرح خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی (طٰہٰ ع ۳) کہ وہ شخص جو الہام کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔ ناکام و نامراد رہتا ہے۔

(۱۰) سورۂ اعراف ع ۱۹ میں بھی خدا تعالےٰ پر افترا کرنے والوں کے متعلق اپنا یہ قانون بیان فرمایا ہے۔ کہ ان پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں ذلیل و رسوا اور خائب و خاسر رہتے ہیں۔ کذالک نجزی المفترین

(۳)

اے برادرانِ اسلام! قرآن مجید کی مندرجہ بالا دس آیات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ جھوٹے مدعیان نبوت و الہام اس دنیا میں ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے اور خدا کے انبیاء کی نشانی یہی ہے۔ کہ آہستہ آہستہ ان کی جماعت ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ آج سے قریباً پچاس برس قبل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے قادیان کی سرزمین سے مامور من اللہ ہونے کا دعوے فرمایا۔ تمام دنیا نے آپ کی مخالفت کی۔ علماء و عوام۔ امراء و غرباء چھوٹے اور بڑے غرضیکہ سب کے سب آپ کے دشمن ہو گئے۔ آپ پر کفر کا فتوےٰ لگایا گیا۔ جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ قتل کی سازشیں کی گئیں۔ مگر آپ اپنے مقاصد میں دن بدن کامیاب ہوتے گئے۔ اور آپ کی جماعت ترقی کے بلند مینار پر گامزن ہوتی گئی ؛

آپ کی ترقی یکدم اور فوری نہیں ہوئی۔ تا کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ آپ اتفاقی طور پر کامیاب ہو گئے۔ اور یہ کہ ہمیں ان کے استیصال اور مقابلہ کے لئے پورا موقعہ نہیں ملا۔ ورنہ ہم اگر زیادہ زور لگاتے۔ تو ان کو مٹا سکتے تھے۔ اس طرح سے یہ امر دنیا پر مشتبہ رہ جاتا۔ کہ آپ کی ترقی اتفاقی تھی۔ یا درحقیقت خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت آپ کے شاملِ حال تھی؟ خدا تعالےٰ نے آپ کے مخالفین کو کھلا کھلا موقعہ دیا۔ تا وہ انفرادی طور پر بھی آپکو مٹانے کے منصوبے کر لیں۔ اور اپنی تمام طاقتوں کو مجتمع کر کے بھی زور لگا لیں۔ ایک بار کوشش کر لیں۔ پھر کر لیں۔ پھر کر لیں۔ تا کسی کو اس میں شبہ نہ رہ جائے۔ کہ ان کی ناکامی اور حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی میں خدا کا زبردست ہاتھ کام کر رہا ہے

ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے ابتدائی ایام میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بعد شان تمرّد کہا تھا۔ کہ "میں اکیلا انکو نیچے گراؤں گا" اور ایک یہ زمانہ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب مالک زمیندار اپنی تیس سالہ ناکام کوششوں کا ذکر کر کے کہتے ہیں۔ کہ اب جب تک تمام مسلمان اجتماعی طور پر حضرت علی کے "بازوئے خیبر شکن" سے کچھ طاقت "مستعار" لے کر لگاتار اس "فتنۂ قادیانیہ" کے استیصال کے لئے انتہائی کوشش نہ کریں گے۔ کچھ نہ ہوگا

(زمیندار قادیان نمبر ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

اے خدا کا خوف رکھنے والو! ہم خدا ہی کے نام پر آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے بڑے بڑے مخالفین کی انتہائی کوششوں کا اس حیرت انگیز طریق سے ناکام ہونا۔ اور اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ہر روز ترقی کرتے جانا کیا اس امر کی دلیل نہیں۔ کہ خدا کی تائید اور نصرت جماعت احمدیہ ہی کے ساتھ ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ خدا کا مسیح موعود "فاتح" اور غالب رہا؟ کیا حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کا روز بروز ایک قطعۂ زمین کی طرح چاروں طرف سے کم ہوتے جانا اس امر پر دلیل نہیں۔ کہ ان لوگوں کی لڑائی خدا کے ساتھ تھی۔ اور ان کی ناکامی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کھلا کھلا گواہ ہے؟

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخالفین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

"اب خدا تعالےٰ کے مقابل پر بےہودہ چالاکیوں کو چھوڑ دیں آپ نے بہت زور لگایا۔ ہر ایک قسم کا مکر کیا۔ اور نور کے بجھانے کے لئے قابل شرم منصوبوں سے کام لیا۔ مگر انجام کار نامراد رہے اگر میں مفتری ہوتا۔ تو آپ کا کہیں نہ کہیں ہاتھ پڑ جاتا۔ اور میں کب کا تباہ ہو جاتا۔ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے۔ اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے۔ کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہے۔ پھر کب ممکن ہے۔ کہ خدا اس کی حمایت کرے۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا۔ اور خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو اس کا نام و نشان نہ رہتا۔ پچیس برس (اور اب ۴۵ برس) بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت گذر گئی۔ جب میں نے دعوے کیا تھا۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوں۔ اور اگرچہ اس دعوے پر ایک دنیا کو مخالفت کا جوش رہا۔ ۔ ۔ ۔ خون جیسے سنگین مقدمے میرے پر کئے گئے۔ ۔ ۔ ۔ اور میرے پر کفر کے فتوے لکھائے۔ اور مجھ سے لوگوں کو بیزار کرنا چاہا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے۔ جب کہ میرے ساتھ صرف چند آدمی تھے۔ اور آپ کی مخالفانہ کوششوں کے بعد کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہو گئے۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہ ہوتا۔ تو میرے تباہ کرنے کے لئے آپ کی کوششوں کی ضرورت نہ تھی۔ میں خود اپنے افترا اور شامت اعمال سے تباہ ہو جاتا۔ یہ بات عقل سلیم قبول نہیں کر سکتی۔ کہ ایک مفتری کو ایسی لمبی مہلت دی جائے۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانۂ بعثت سے بھی زیادہ ہو۔ کیونکہ اس طرح پر امان اٹھ جاتا ہے۔ اور مابہ الامتیاز صادق اور کاذب میں قائم نہیں رہتا۔ بھلا اس بات کا تو جواب دو۔ کہ جب سے میں نے دعوے کیا ہے۔ کس قدر مقدمات میرے خلاف فوجداری اٹھائے گئے۔ اور کوشش کی گئی۔ کہ مجھے ماخوذ کرائیں ۔ ۔ ۔ ۔ مگر کیا کسی مقدمہ میں آپ یا آپ کا گروہ فتحیاب بھی ہوا؟ اگر میں صادق نہ ہوتا۔ تو کیا وجہ کہ ہر ایک جگہ اور ہر ایک موقعہ میں خدا تعالےٰ کاذب ہی کی حمایت کرتا رہا۔ اور جو صادق کہلاتے تھے۔ ہر ایک میدان میں ان کا مونہہ کالا ہوتا رہا۔ بد دعائیں کرتے کرتے سجدوں میں ان کی ناک گھس گئی۔ مگر دن بدن خدا میری مدد کرتا رہا۔ اور میرے مقابل پر ان کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ آپ یاد رکھیں۔ کہ ان شرارتوں میں آپ ہمیشہ نامراد رہیں گے کوئی امر زمین پر نہیں ہو سکتا۔ جب تک آسمان پر قرار نہ پائے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۶)

(خاکسار ملک عبدالرحمٰن خادم بی۔ اے)

بجٹ کے متعلق ضروری اعلان

بیت المال کے گذشتہ اعلان مندرجہ اخبار الفضل پر کسی قدر بجٹ موصول ہوئے ہیں۔ مگر ایک ایسے کام کے لئے جس کی میعاد ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء تھی۔ یہ رفتار نہایت سست ہے۔ اس عدم توجہ کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ بجٹ میں جو مجلس مشاورت میں پیش ہوتا ہے۔ ہم آمد کا صحیح اندازہ داخل نہیں کر سکے۔ اور تخمینہ کیا گیا ہے۔ اب مجلس مشاورت قریب ہے۔ مجلس کے انعقاد سے ایک ہفتہ پہلے تک بھی جو بجٹ موصول نہ ہوں گے۔ ان کے متعلق ہم مجبور ہوں گے۔ کہ سابقہ سال کے بجٹ ہی معہ ضروری متناسب اضافہ کے ان جماعتوں کے بجٹ سمجھے جائیں پھر وہ بجٹ جماعتوں کو پورے کرنے ہوں گے۔ اور ان میں تخفیف مشکل ہوگی۔ لہذا تمام سکرٹری صاحبان مال و دیگر متعلقہ عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ سے پرزور التماس ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے بجٹ حسب ہدایات احتیاط سے تیار کر کے بھیجدیں

(ناظر بیت المال قادیان)

مولوی محمد علی صاحب سے دلچسپ مکالمہ

غیر مبایعین کی مسجد

تھوڑے دن ہوئے ایک مباحثہ کے موقعہ پر مجھے اور مولوی محمد سلیم صاحب کو لاہور جانے کا اتفاق ہوًا۔ تو ہم مولوی محمد علی صاحب کی ملاقات کے لئے احمدیہ بلڈنگس میں گئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوًا۔ کہ آپ مسجد کے قریب رہائش رکھتے ہیں۔ جب ہم مسجد کے پاس پہنچے۔ تو مسجد کو دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی۔ کیونکہ وہ بہت چھوٹی سی ہے۔ اردگرد مکانوں سے گھری ہوئی ہے۔ مشرق و مغرب دو گلیاں اور شمال وجنوب مکانات ہیں۔ میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس کا فوٹو لے لوں۔ کیمرہ میرے پاس موجود تھا۔ میں نے جنوب مشرقی کونے سے قریباً سات فٹ پیچھے ہٹ کر مسجد کا فوٹو لیا۔ سامنے سے فوٹو نہ لینے کی وجہ یہ تھی۔ کہ مسجد کا صحن لمبائی میں اس قدر چھوٹا تھا۔ کہ اس کے مشرقی سرے سے پورا نقشہ فوٹو میں نہ آتا تھا اور میرا منشاء تھا۔ کہ نہ صرف مسجد کا ہی فوٹو آئے۔ بلکہ شمال اور جنوب کے مکانوں کا بھی کچھ حصہ آجائے۔ تاکہ مسجد کی چوڑائی ظاہر ہوسکے ؎

فوٹو تو میں نے لے لیا۔ مگر یہ سوال اسی وقت سے میرے دل میں کھٹک رہا ہے۔ کہ کیا اسی مقام کو مدنظر رکھ کر یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھیں۔ وہ مسجد قادیان کی مسجد اقصےٰ کے ایک حصہ میں آسکتی ہے۔ اور جب مجھے یہ معلوم ہوًا۔ کہ وہ بھی جمعہ پڑھنے والے تو الگ رہے۔ سالانہ جلسہ پر آنے والوں سے بھی پر نہیں ہوتی تو بے ساختہ میرے مونہہ سے نکل گیا۔ یہ جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام اور آپ کی پیشگوئیوں کی مصداق ہرگز نہیں بن سکتی ؎

قادیان کی ترقی

آپ کا مقام اور پیشگوئیوں کا مصداق وہی مقام ہے۔ کہ جہاں کی مسجد اقصےٰ باوجود کشادہ ہونے اور کشادہ کئے جانے کے صرف نماز جمعہ پڑھنے والوں کے لئے بھی ناکافی ثابت ہوتی ہے۔ پھر وہی مقام ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوسکتا ہے۔ جہاں یاتون من کل فج عمیق کے مطابق جب کثرت سے اور دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ تو وسع مکانک کے فرمان کے مطابق مکانوں کو وسعت دینے کے باوجود وہ تنگ ہی ثابت ہوتے ہیں کاش مولوی صاحب اس بستی کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارض حرم قرار دیا بغض وکینہ سے اپنے دل کو خالی کرکے دیکھیں۔ کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ترقی کر رہی ہے ؎

مولوی محمد علی صاحب سے ملاقات کرنے کی کوشش

جب مسجد کے پاس کھڑے تھے۔ تو ایک صاحب جن کا نام ہمیں معلوم نہ ہوسکا۔ ہمارے پاس آگئے۔ ہم نے ان سے کہا۔ ہم مولوی صاحب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ ملاقات کا انتظام کرسکتے ہیں

وہ ہاں مولوی صاحب ہر وقت ملاقات کرسکتے ہیں۔ اس جگہ کوئی روک نہیں

میں بعض اوقات انسان کسی کام میں مصروف ہوتا ہے۔ اس لئے ملاقات نہیں کرسکتا ؎

وہ نہیں جی یہاں وہ بات نہیں۔ کہ کئی دنوں تک ملاقات نصیب نہ ہو۔ آپ ہر وقت مل سکتے ہیں

میں آپ کو شائد علم نہیں۔ جتنی کوئی ہستی بڑی ہوگی۔ اتنا ہی اس سے ملاقات کا کم موقعہ ملتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔ جس کو چاہے بڑا کرے۔ اور جسے چاہے چھوٹا کرے ؎

مولوی محمد سلیم صاحب آپ کو معلوم نہیں۔ کہ حضرت عمرؓ کے دروازے پر اگر کئی گورنر بیٹھے رہتے تھے۔ اور انہیں ملاقات جلدی میسر نہ آتی تھی

وہ آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملاقات آسانی سے میسر آجاتی تھی

میں نبی کے وقت کا ذکر آپ نبی کے وقت کے موقعہ پر کریں اور خلیفہ کے وقت کا خلیفہ کے وقت سے۔ اس پر وہ صاحب خاموش ہوگئے۔ اور پھر مسکراتے ہوئے کہنے لگے۔ اچھا میں مولوی صاحب کو اطلاع دیتا ہوں۔ ان کے جانے کے بعد میں نے مولوی محمد سلیم صاحب سے کہا۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر وہ آ کر کہیں۔ کہ مولوی صاحب ابھی ملاقات نہیں کرسکتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوًا۔ کہ انہوں نے آکر نہایت شرمیلی آواز میں کہا۔ مولوی صاحب کسی کام میں مصروف ہیں۔ کم از کم ایک گھنٹہ کے بعد ملاقات کریں گے ہم نے کہا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس سے زیادہ ہم نے ان کو کچھ کہنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ وہ صاحب تو چلے گئے۔ اور ہم کتبخانہ میں جا کر کچھ کتابیں خریدنے لگے۔ اور وہاں بھی ہم نے ایسے اصحاب کو جو ہمارے واقف تھے۔ کہا ہم مولوی صاحب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی صاحب کرا دیں۔ کہنے کو تو سب نے کہا۔ کہ اس جگہ ملاقات کے لئے کوئی روک نہیں جب چاہیں ملاقات ہوسکتی ہے۔ مگر جب مولوی صاحب کے پاس جا کر واپس آئیں۔ تو سر نیچا کرکے ایک گھنٹہ انتظار سنا دیں۔ آخر میں نے کہا۔ مولوی صاحب کا کوئی پرائیویٹ سکرٹری بھی ہے۔ یا نہیں ایک صاحب ہمیں ایک دفتر میں لے گئے۔ وہاں ایک نوجوان ملے جن کے نہ ڈاڑھی تھی نہ مونچھیں۔ صرف چند بال ناک کے نیچے نظر آئے۔ ہم نے ان کا اسم گرامی دریافت کرنے کی کوشش کی۔ مگر نہ بتایا گیا۔ ہم نے ان کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ہم مولوی صاحب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ صبح سے انتظار میں ہیں۔ کیا آپ کوئی انتظام کرسکتے ہیں انہوں نے بھی ہم کو یہی جواب دیا۔ کہ اس جگہ کوئی روک نہیں۔ جب چاہیں آپ ملاقات کرسکتے ہیں۔ میں نے کہا صبح سے اس وقت تک ہر ایک سے ہم یہی فقرہ سن رہے ہیں۔ مگر ابھی تک یہ درست ثابت نہیں ہوًا۔ اتنے میں ایک نہایت ہی تند مزاج شوخ کلرک صاحب آموجود ہوئے۔ اور یوں گویا ہوئے۔ بس جی بس اگر ملاقات کرنا چاہتے ہو۔ تو آرام سے بیٹھے رہو۔ ورنہ فوراً اٹھ کر چلے جاؤ۔ میں نے کہا ہم لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ آپ خواہ مخواہ آتے ہی گرم ہوگئے۔ ہم نے سکرٹری صاحب کی خدمت میں گزارش کردی ہے اب ان کے جواب کے منتظر ہیں۔ کلرک صاحب نے جواب دیا۔ بس جی بس ہم بہت باتیں نہیں جانتے۔ آپ مہربانی کرکے یہاں سے نکل جائیں۔ ملاقات ملاقات کی رٹ لگا رکھی ہے۔ اتنے میں سکرٹری صاحب تشریف لے آئے۔ اور انہوں نے ان کو چپ کرایا۔ ابھی وہ چپ نہیں ہوئے تھے کہ دوست محمد صاحب نے دوستی کا حق ادا کرنا شروع کیا۔ اور خوب تیز تیز بولنے لگ گئے۔ میں نے مولوی محمد سلیم صاحب سے کہا۔ مولوی صاحب چلئے چھوڑئے ملاقات۔ ہم باز آئے ایسی ملاقات سے

سکرٹری صاحب آپ ذرا ٹھہریں۔ مولوی صاحب ایک گھنٹہ تک فارغ ہوجائیں گے۔

میں (مولوی محمد سلیم سے) چلئے گاڑی کا وقت جا رہا ہے۔ گھنٹہ تو کبھی ختم ہی نہ ہوگا

سکرٹری صاحب آپ تھوڑا توقف فرمائیں۔ مولوی صاحب حجامت بنوا رہے ہیں۔

میں سکرٹری صاحب ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا۔ کہ انسان کو کئی قسم کے کام ہوتے ہیں۔ مگر آپ لوگوں نے نہ معلوم یہ فقرہ کیوں رٹ رکھا ہے۔ کہ اس جگہ ملاقات میں کوئی روک نہیں۔ مولوی صاحب ہر وقت مل سکتے ہیں۔ آج تو سب کو اس فقرہ نے نادم کردیا۔ اتنے میں مولوی عمر الدین صاحب شملوی بھی وہیں آگئے۔ وہ ابھی آ کر بیٹھے ہی تھے۔ کہ ایک لڑکے نے آ کر کہا۔ مولوی صاحب مباحثہ کب ہوگا۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کونسا مباحثہ۔ لڑکے نے کہا سنا تھا۔ کہ اس مسجد میں مولوی عصمت اللہ صاحب کا اور آپ کا مباحثہ ہوگا۔

مولوی عمر الدین صاحب میں تو تیار ہوں۔ وہ جب چاہیں کریں

میں مولوی صاحب یہ مناظرہ کیسا ہے

مولوی صاحب صبح مولوی عصمت اللہ صاحب درس دے رہے تھے۔ اور انہیں خواہ مخواہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا باپ ثابت کرنا شروع کردیا

میں نے بہت کہا۔ کہ یہ عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ مگر وہ اپنی ضد پر اڑے رہے۔ اور پھر مباحثہ کے لئے تیار ہو گئے۔ میں بھی تیار ہی ہوں۔ اور اب آبھی گیا ہوں۔ دیکھیں اب مولوی صاحب مباحثہ کے لئے آتے ہیں یا نہیں۔ اسی قسم کی گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے ملاقات کی منظوری کی اطلاع آگئی۔ اور ہمیں سکرٹری صاحب اس کمرہ کے دروازہ تک لے گئے۔ جہاں مولوی صاحب تشریف فرما تھے اور چک اٹھا کر کہا۔ اندر چلے جایئے۔ ہم اندر داخل ہوئے۔ اور ہم نے السلام علیکم کہا۔ مولوی صاحب نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہمیں شرف مصافحہ بخشا۔ آپ کے سامنے میز کے دوسری طرف کرسیاں پڑی تھیں۔ ان پر ہم بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب کچھ پڑھ رہے تھے۔ ہم خاموش بیٹھے رہے آخر انہوں نے توجہ فرمائی۔ تو گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔

مولوی محمد علی صاحب سے گفتگو

خاکسار:۔ مولوی صاحب آپ کو اول تو دارالامان ہی رہنا چاہیئے تھا۔ اور اگر وہاں سے چلے آئے تھے۔ تو بار بار جانا چاہیئے تھا۔

مولوی صاحب:۔ اب کیا جانا ہے

خاکسار:۔ کیوں؟

مولوی صاحب:۔ جب ہمارے اعتقادات میں اختلاف ہو گیا۔ تو پھر وہاں جانے میں کیا مزا ہے۔

خاکسار:۔ آپ اختلاف مٹانے کے لئے بھی جا سکتے ہیں اور اگر آپ گفتگو نہ کرنا چاہیں۔ تو اس کا بھی انتظام ہو سکتا ہے۔ مگر قادیان کی برکتوں سے تو آپ محروم نہ رہیں۔

مولوی صاحب۔ قادیان میں اب کیا رکھا ہے۔

مولوی محمد سلیم صاحب:۔ مولوی صاحب وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ آپ اس کی زیارت کے لئے ہی تشریف لے جایا کریں۔

مولوی صاحب:۔ میرے نزدیک یہ کوئی ایسی اہم بات نہیں۔ مولوی نورالدین صاحب نے ایک شخص سے کہا تھا۔ دیکھو چھ سال ہوئے۔ میں ایک دفعہ بھی مقبرہ بہشتی میں نہیں گیا۔

خاکسار:۔ مولوی صاحب میں آپ کی اس روایت کے متعلق تو عدم علم کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ قادیان آیات اللہ میں سے ایک بہت بڑی آیت ہے۔ اور علاوہ ازیں وہاں آپ کے ہادی و مرشد کا مزار ہے۔ پھر وہ گلیاں اور وہ راستے اور جگہیں ہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چلا پھرا کرتے تھے۔ اور وہ بستی جس میں خدا کی بے شمار برکات کا نزول ہوا۔ اور ہوتا ہے۔ اور ہوتا رہیگا۔ آپ اس کے دیدار کے لئے اور ان برکات سے حصہ لینے کے لئے وہاں تشریف لے جایا کریں۔

مولوی صاحب:۔ میرے نزدیک اب قادیان میں نہ کوئی برکت ہے۔ نہ ہدایت۔

خاکسار:۔ مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے۔ جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے۔ کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۳۷)

مولوی صاحب:۔ جہاں اعتقادات میں اختلاف ہو۔ وہاں خیر و برکت کہاں رہتی ہے۔

خاکسار:۔ اگر یہ درست ہے تو پھر آپ کے نزدیک مکہ اور مدینہ میں بھی کوئی خیر و برکت نہ ہوگی۔ کیونکہ وہاں کے لوگ بھی آپ کے اعتقادات کے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں۔

مولوی صاحب:۔ میرے دل میں قادیان کی عزت تھی۔ اگر قادیان کی عزت نہ ہوتی۔ تو میں قادیان جاتا ہی کیوں۔ مجھے تو اتوار کی چھٹی ہوتی تھی۔ تو وہ بھی قادیان جا کر گزارتا تھا۔ پھر اگر محبت نہ ہوتی۔ اور وہاں سے آنے کا خیال ہوتا۔ تو میں وہاں سکول کیوں بناتا۔ میں نے باغ لگوائے۔ سکول کی عمارت اور بورڈنگ کی عمارت بنوائی۔

خاکسار:۔ میں آپ کی ان خدمات کا اعتراف کرتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک رؤیا دکھایا۔ جس میں انہوں نے آپ سے کہا۔ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔

مولوی صاحب:۔ تو کیا اب ہم بد ہو گئے ہیں۔

خاکسار:۔ یہ خدا سے پوچھئے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہلوایا۔ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔ اگر آپ کے ارادوں میں کوئی خلل نہیں آنا تھا تو خدا کو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی۔

مولوی صاحب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک شخص نے لکھا۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ مرزا صاحب کافر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کو میری کتنی عزت منظور ہے۔ کہ اس نے مجھے صرف مرزا نہیں کہا۔ بلکہ مرزا صاحب کہا ہے۔ اسی طرح آپ دیکھیں مجھے بھی آپ صالح تھے کہا ہے۔ تو صالح تھا نہیں کہا۔

خاکسار:۔ مولوی صاحب جس بستی میں جانے کی وجہ سے جس بزرگ ہستی کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی وجہ سے آپ کو آپ کہا گیا اسی ہستی سے تعلق قائم رکھنے کے لئے اسی کے الہامی الفاظ آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ کہ آؤ ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔

مولوی صاحب:۔ مجھے آپ خبطی سمجھ لیویں۔

اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے مولوی صاحب کا ایک ٹریکٹ موسومہ "ماموریں کی شناخت" نکال کر مولوی صاحب کو دکھایا۔ اور کہا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اپنے الہامات کو جو قرآن و حدیث کے خلاف ہوں۔ گندگار کی طرح پھینک دیتا ہوں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کہیں نہیں تحریر فرمایا۔ بلکہ لکھا ہے۔ کہ میرے تمام الہام قرآن و حدیث کے مطابق اور بالکل سچے ہیں اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں ان کو گندگار کی طرح پھینک دوں۔ ان دونوں عبارتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

مولوی صاحب نے نوٹ کر لیا۔ اور فرمایا۔ میں دیکھونگا۔ اور اصلاح کر دوں گا۔ اس کے بعد ہم واپس آگئے۔

(خاکسار:۔ ابوالبشارت عبدالغفور مولوی فاضل)

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق

ضروری اعلان

الفضل مجریہ ۱۸ دسمبر ۳۳ء صفحہ ۷ کالم ۳ میں اعلان کیا گیا تھا کہ آئندہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا انتخاب اپریل کے آخر میں اور تقرر یکم مئی سے ۳۰ اپریل تک ہوا کرے گا۔ اور سوائے اشد ضرورت کے دوران سال میں عہدہ داروں میں کوئی تبدیلی نہ ہوا کرے گی۔ لیکن چند گذشتہ ایام کے اندر اندر دفتر ہذا میں بہت بہت سی جماعتوں کی طرف سے عہدہ داروں کے نئے انتخابات ہو کر منظوری کے لئے آگئے ہیں۔ اور یہ کارروائی خلاف قاعدہ ہے اس لئے میں تمام جماعتوں کو اپنے پچھلے سال کے اعلان کی طرف توجہ دلاتا ہوا اطلاع دیتا ہوں۔ کہ فی الحال انتخابات کی ضرورت نہیں۔ ۳۰ اپریل ۳۴ء تک پہلے ہی عہدہ دار کام کریں گے۔ البتہ یکم مئی ۳۴ء سے ۳۰ اپریل ۳۵ء تک ایک سال کے لئے جو عہدہ دار منظور ہونگے۔ ان کا انتخاب شروع اپریل میں کر کے ۲۰ اپریل تک فہرستیں منظوری کے لئے دفتر ہذا میں پہنچا دی جائیں۔ اس وقت جو درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کو داخل دفتر کیا جاتا ہے

(ناظر اعلیٰ ۱۹ فروری)

مخالفانہ لٹریچر کی ضرورت

تمام جماعت ہائے احمدیہ کے سکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں لکھا جاتا ہے۔ کہ جہاں جہاں ان کے حلقہ میں احمدیت کے خلاف گندہ لٹریچر شائع ہو۔ فوراً اس قسم کے رسالہ اشتہار وغیرہ کی پانچ پانچ کاپیاں مجھے بھجوا دیا کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

صداقت احمدیت اور اکیس ہزار روپیہ کے انعامات ۲۱۰۰۰

کامل اتمام حجت

از جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد

مخالفین کے مکروہ طریق

چند روز ہوئے ایک چار صفحے کا گمنام اشتہار خاکسار کی نظر سے گذرا جس کا عنوان "قادیانی مذہب کی حقیقت" تھا۔ یہ وہی اشتہار ہے۔ جو چند سال پیشتر انجمن اہلحدیث سکندر آباد نے اپنے نام سے شائع کیا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی اشتہارات شائع کئے گئے ہیں۔ ان میں صرف پرانی باتیں دہرائی جارہی ہیں۔ جن کے متعلق بارہا ہمارے سلسلے کی طرف سے جوابات شائع کئے گئے ہیں۔ اس خیال سے کہ صداقت احمدیت لوگوں پر ظاہر نہ ہونے پائے۔ ہمارے مخالفین قسم قسم کے مکروہ طریقوں سے کام لے رہے ہیں؛

احادیث میں تصرف و تحریف

مثلاً اسی تازہ گمنام اشتہار کو دیکھو۔ اس کے پہلے صفحے پر صحیح بخاری کے حوالے سے ایک مشہور حدیث اس طرح بیان کی گئی ہے کہ کیف انتم اذا انزل فیکم ابن مریم من السماء یعنے تم کیسے ہوں گے جب حضرت عیسے ابن مریم تم میں آسمان سے اتریں گے۔ حالانکہ اصل حدیث اس طرح ہے۔ کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنے تم کیسے ہوں گے۔ جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے۔ وہ تم میں سے تمہارے امام ہوں گے۔ (صحیح بخاری) یعنے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ تم مسلمانوں میں سے ایک شخص تمہارا امام ہوگا۔ وہی ابن مریم ہوگا۔ مگر ہمارے مخالفین اپنے غلط عقائد کو صحیح ثابت کرنے کے لئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصل الفاظ امامکم منکم کاٹ کر اس کے عوض اپنی طرف سے من السماء کے الفاظ داخل کرتے ہیں۔ یعنی آسمان سے اتریں گے۔ جب پہلی بار سکندر آباد کے اہل حدیثوں نے یہ اشتہار شائع کیا تو اس وقت بھی خاکسار نے اس کے جواب میں ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ کہ اگر صحیح بخاری سے امامکم منکم کے عوض من السماء کے الفاظ ثابت کئے جائیں۔ تو خاکسار ایک ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہے۔ مگر انہوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ نہ اس کی اصلاح کی۔ بلکہ اب بھی وہی دھوکہ و فریب اس تازہ اشتہار میں بھی قائم رکھا۔ اگر اب بھی اس اشتہار کے دیکھنے والے یا ہمارے مخالفین میں سے کوئی اور صاحب صحیح بخاری سے یہ ثابت کردیں۔ کہ مذکورہ حدیث میں امامکم منکم نہیں۔ بلکہ من السماء کے الفاظ ہیں۔ تو خاکسار اب بھی ایک ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہے۔ خوب یاد رہے۔ کہ اس طرح خدا کی مخلوق کو دھوکہ دینا اور ان کی آخرت تباہ کرنا کوئی معمولی گناہ نہیں۔ مرنے کے بعد اس کا نتیجہ معلوم ہوگا۔

دس ہزار روپیہ انعام

سنہ ۱۹۱۸ء میں یعنے سولہ سال پیشتر خاکسار نے ایک چیلنج نامی رسالہ شائع کیا تھا جس کا مختصر خلاصہ یہ ہے۔ کہ سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنے یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔ اس کے مطابق ہر صدی کے شروع میں ربانی مجددین کا ظہور برابر ہوتا رہا۔ مثلاً حضرت عبد القادر جیلانی ؒ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ؒ حضرت سید محمد جونپوری ؒ حضرت شیخ احمد سرہندی ؒ مجدد الف ثانی امام ربانی وغیرہ جن کو اب لاکھوں لوگ اس زمانہ کے صادق مجدد مانتے ہیں

اسی طرح خدا تعالیٰ نے اس صدی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مبعوث فرمایا۔ آپ نہ صرف چودھویں صدی کے مجدد اعظم ہیں۔ بلکہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح مہدی نبی بھی ہیں۔ جس کے ثبوت میں قرآن شریف احادیث وغیرہ سے صدہا دلائل بھی شائع کئے گئے ہیں۔ لاکھوں لوگوں نے آپ کو اپنے تمام دعاوی میں صادق پایا۔ اور آپ کا سلسلہ تمام دنیا میں مشہور ہوگیا۔ اگر آپ اپنے تمام دعاوی میں خدا تعالیٰ کے نزدیک صادق نہ ہوتے۔ تو خدا تعالیٰ خود آپ کو اور آپ کے سلسلہ کو تباہ کرکے اپنے صادق مدعی کی صداقت دنیا میں ثابت کرتا۔ مگر اس چودھویں صدی کے پچاس سال گذر گئے۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے دوسرے کسی شخص کو آپ کے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی توفیق و جرأت عطا نہ فرمائی۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اپنے تمام دعاوی میں صادق ہیں۔ پھر بھی جو شخص آپ کو نہیں مانتا۔ اس پر فرض ہے۔ کہ وہ دوسرے کسی شخص کو جو اس منصب کا مدعی ہو۔ اور جس کو لاکھوں لوگوں نے اس صدی کا صادق مجدد مان لیا ہو جس طرح گذشتہ صدیوں کے مجددین مانے گئے ہیں۔ اس کو پبلک میں پیش کرے۔ ہم دس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ ورنہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق جاہلیت کی موت مرنا ہوگا

یہ چیلنج نام رسالہ اور احمدیت کے متعلق دوسرے مضامین اردو انگریزی وغیرہ زبانوں میں صرف ایک کارڈ میرے نام بھیجنے سے مفت مل سکتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے دس ہزار سات سو روپیہ کے انعامات

سنہ ۱۹۲۳ء میں یعنے گیارہ سال پیشتر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر سے یہاں تشریف لائے تھے۔ احمدیت کے خلاف سکندر آباد و حیدر آباد میں بہت سے لیکچر دیتے رہے۔ اس لئے ان کو ایک اشتہار کے ذریعہ یہ پیغام پہنچا دیا گیا۔ کہ اگر درحقیقت وہ حضرت مرزا صاحب کو اپنے دعاوی میں صادق نہیں مانتے۔ بلکہ کافر مفتری و خارج از اسلام قرار دیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) تو یہی عقائد وہ ایک خاص جلسے میں حلفاً بیان کریں۔ تو ہم ان کو پانچسو روپیہ نقد دینے کو تیار ہیں۔ مگر آپ نے منظور نہیں کیا اور کئی قسم کے عذرات پیش کرکے ٹال دیا۔ مثلاً یہ کہا۔ کہ "اگر میں نے حلف اٹھایا۔ تو نہ صرف پانچ سو روپیہ نقد لوں گا۔ بلکہ اگر ایک سال زندہ رہا۔ تو تم کو اور خلیفہ قادیان کو قادیانی مذہب چھوڑنا ہوگا۔ اہل حدیث ہونا ہوگا میرے ساتھ ملکر مرزا صاحب کی تکذیب کرنی ہوگی۔ ورنہ دس ہزار روپیہ نقد دینا ہوگا وغیرہ وغیرہ

مولوی ثناء اللہ کا حلف سے گریز

معزز ناظرین یہ غور فرمایئے حق و باطل کا فیصلہ کرنے کا ایک یہی معاملہ تھا جو عقائد وہ اپنے لیکچروں میں پبلک کو سناتے تھے۔ انہی عقائد کو فقط حلفاً دہرانا تھا۔ اس میں حرج ہی کیا تھا۔ بلکہ اس دینی خدمت کیلئے پانچ سو روپیہ اسی وقت نقد مل جاتا۔ اگر اس طرح کوئی عیسائی کسی مسلمان عالم سے یہ کہتا۔ کہ اگر تمہارا اسلام مذہب حق ہے اور عیسائی مذہب باطل تو یہ عقائد تم حلفاً بیان کردو۔ میں پانچ سو روپیہ نقد دیتا ہوں۔ تو کیا کوئی عالم انکار کرتا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کو وہ اپنی بڑی سعادت سمجھتا۔ یہ تو ہم خرما و ہم ثواب کا معاملہ تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو نہ صرف پانچسو روپیہ بلکہ ان کے مطالبہ کے مطابق اور بھی دس ہزار روپیہ دینا خاکسار نے منظور کیا۔ پھر بھی وہ بغیر حلف اٹھانے کے سکندر آباد سے رخصت ہوگئے تعجب ہے۔ کہ وہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں بھی بہت کچھ شیخی کرتے رہتے ہیں۔ مگر عین مقابلہ کے وقت گریز کر جاتے ہیں۔ افسوس ہمارے غیر احمدی بھائی کیسے شخص کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اسی کو اپنا دار و مدار سمجھتے ہیں۔ اسی کو شیر پنجاب فاتح قادیان قرار دیتے ہیں۔ عجب شیر عجب فاتح اور عجب اس کے پیرو ہیں؛

قریباً گیارہ سال کا عرصہ ہوا۔ میں نے یہ اشتہارات شائع کئے تھے۔ جن سے مخالفین پر سکوت مرگ طاری ہوگیا تھا۔ اب کچھ عرصہ ہوا۔ کہ ہمارے مخالفین پھر کچھ زور دکھا رہے ہیں۔ اور پھر اسی قسم کی اشتہار بازی شروع کی گئی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب خود ہی اپنے آپ کو لاثانی مخالف قرار دے رہے ہیں۔ اور مقابلہ پر بلا رہے ہیں۔ اس لئے یہ خاکسار پھر ان کو اپنے اشتہار مورخہ ۱۲ فروری ۳۳ء کے الفاظ و شرائط کے مطابق حلف

اٹھانے کی دعوت دیتا ہے۔ اور پھر ان کے لئے پہلے کی طرح ایک انعام پانچ صد روپیہ کا اور دوسرا دس ہزار روپیہ کا مقرر کرتا ہے اور ہمارے غیر احمدی بھائیوں میں سے جو شخص بھی ان کو حلف اٹھانے کے لئے آمادہ کریگا اس کے لئے بھی آگے کے مطابق دو صد روپیہ انعام تیار ہے۔ اب بھی اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حلف اٹھانے سے گریز کیا۔ تو اے آسمان و زمین تم گواہ رہو۔ کہ ہم نے ہر طرح سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین و منکرین پر اتمام حجت کردی۔ اب ان کے اور خدا کے درمیان معاملہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا قبل از وقت حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ عوام اسے اٹھرا اور اطباء و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ ہم دعویٰ اور یقین کی بناء پر ببانگ دہل کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس مرض کا اکسیر اور مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب ارسطوئے زمان مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب سے سیکھ کر اور حکم حضور محافظ اٹھرا گولیاں ایجاد کیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے بطور احتیاط رجسٹرڈ کرا لیں۔ تاکہ دیگر دوا فروشوں کی دست برد سے محفوظ رہ سکیں۔ تاکہ پبلک کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے ہزاروں لوگوں کی یہ مجرب و آزمودہ گولیاں ہمارے دوا خانہ سے قریباً گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے اصل اور صحیح دستیاب ہونی ناممکن ہیں ہمارے علاج سے ہزاروں مریضوں کو خدا کے فضل سے کامل شفا ہوئی ہے۔ جسے ہم تحدیث نعمت کے طور پر اپنے دواخانہ کے لئے موجب فخر گردانتے ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری نایاب "محافظ اٹھرا گولیاں" طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے بیشک آنست کہ خود ببوید۔

اصل قیمت فی تولہ سوا روپیہ علاوہ محصولڈاک گیارہ تولے یکمشت منگوانے والے سے صرف گیارہ روپے

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ سے تمام مجرب ادویہ برائے امراض زنان و مردان بچوں اور طاقت اور امراض چشم بر عایت مل سکتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کریں۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

موتی کوڑیوں کے مول

یوم التبلیغ کے لئے بے نظیر تحائف

سکھ اور مسلمان۔ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ کا مذہب۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ سکھ مسلم اتحاد۔ گائے اور سکھ دھرم۔ گوردو کی بانی۔ ہندو دھرم کی حقیقت۔ آریہ مذہب کی حقیقت۔ جھوک ہندی جملہ قیمت ۲؎ گران نو کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں کے چوتھائی قیمت صرف ۸؎ محصولڈاک ۹؎ علاوہ ملنے کا پتہ:۔ **مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ

یوم التبلیغ پر سکھ اور ہندو دوستوں کو دینے کیلئے بے نظیر روحانی تحفہ

جسے سکھ اور ہندو علماء و فضلاء نے بے حد پسند کیا ہے۔ سائز ۲۶×۲۰/۸ ۲۸ صفحات کاغذ ڈمی اعلیٰ۔ چھپائی نہایت نفیس۔ جلد مہندی۔ گھر کی لاگت پانچ روپے۔ مگر تبلیغی نقطہ خیال سے ہدیہ صرف دو روپے محصولڈاک ۱۲؎ علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ **مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

ہومیوپیتھک بہترین طریقہ علاج ہے

ہومیوپیتھک ادویات بمقابلہ دیگر ادویات کے بے حد مجرب زود اثر کم قیمت ہیں۔ سخت سے سخت امراض میں فائدہ کرتی ہیں۔ مایوس العلاج مریض بفضل خدا اچھے ہوتے ہیں۔ ضرورت مند توجہ کریں۔ ہر مرض کی مجرب دوا موجود ہے۔ شافی خدا ہے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی۔ ہومیوپیتھ۔ چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

گکرے! گکرے!! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات آپریشن تک نوبت آ جاتی ہے پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے۔ سب سے بڑھکر اس مرض کا علاج **سرمہ نورانی** ہے گکرے نئے ہوں یا پرانے سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے **سرمہ نورانی** کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸؎ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۱؎ کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ **مفت** طلب فرمایئے۔

دلکشا منجن — دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے۔ اس سے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؎

دلکشا ہیر آئل — بالوں کیلئے نہایت بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۹ اونس کی شیشی ۱۲؎ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کنارسی روس — عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کیلئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؎ تین شیشیاں للعہ۔ تفصیل کے لئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھکر مفت طلب فرمایئے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ **دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب**

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے۔ جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی، ریشمی پارچہ ہوتا ہے۔ جن کی تجارت سے جوان۔ بوڑھے۔ پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں نمونہ کی چھوٹی گانٹھیں پچاس روپیہ۔ یک صد دو صد کی تجارتی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیج کر جلد منگوائیے احمدی احباب سے پانچ فیصدی کم لیا جاوے گا

ایس۔ رفیق بھائی تھوک فروشان کٹ پیس حبیب سرکل بمبئی

وی پی کی اطلاع

مفصلہ ذیل فہرست ان لوگوں کی ہے جن کا چندہ سالانہ ۱۶ فروری و ۱۵ مارچ کے مابین کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر یا دستی یا معرفت دفتر محاسب چندہ بھجوا دیں۔ ورنہ مارچ کے شروع ہفتے میں وی پی کر دئے جائینگے (مینجر الفضل)

نمبر خریداری	نام
۴۴	مرزا برکت علی صاحب
۵۷	سید صادق حسین صاحب
۱۵۰	بابو محمد افضل صاحب
۱۸۱	منشی غلام حیدر صاحب
۲۰۱	میاں غلام رسول صاحب
۳۷۷	ایم محمد امیر صاحب
۴۶۹	مولوی محمد الدین صاحب
۷۹۳	مولوی عمر الدین صاحب
۸۷۳	مستری مہر اللہ صاحب
۸۸۴	ڈاکٹر محمد بخش صاحب
۹۳۵	منشی صدر الدین صاحب
۱۰۵۳	منشی محمد نذیر خان صاحب
۱۰۷۴	منشی سلطان عالم صاحب
۱۵۶۹	قاضی محمد شریف صاحب
۱۶۱۹	مولوی الیاس الدین صاحب
۱۶۷۹	مولوی غلام محمد صاحب
۱۸۱۵	چوہدری ظفر اللہ خان صاحب
۱۸۹۲	جناب محمد حسین صاحب
۲۳۲۹	بابو فقیر اللہ صاحب
۲۴۴۰	شیخ عبد الحمید صاحب
۲۵۵۶	محمد یوسف صاحب
۲۵۸۲	چوہدری نعمت اللہ صاحب
۲۷۱۸	خانزادہ محمد دلاور خان صاحب
۲۷۴۰	چوہدری عطا محمد صاحب
۲۷۵۵	ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
۲۹۵۵	محمد رفیق صاحب
۳۱۷۰	میاں غلام حسین صاحب
۳۱۷۷	ڈاکٹر محمد رفیع خان صاحب
۳۳۹۲	مستری عبد الرزاق صاحب
۳۴۷۳	ہدایت اللہ صاحب
۳۷۴۸	شیخ بدر الدین صاحب
۳۸۹۷	مستری عطاء الرحمن صاحب
۴۳۳۷	غلام قادر صاحب
۴۴۵۰	منشی محمد عبد اللہ صاحب
۴۵۳۰	خدا بخش صاحب
۴۶۲۲	مرزا محمد علی صاحب
۴۶۳۶	غلام محمد صاحب
۴۷۴۸	چوہدری ابو الہاشم صاحب
۴۹۳۵	بابو عبد الرحیم صاحب
۴۹۶۰	ہمشیرہ چوہدری ولی محمد صاحب
۵۲۳۷	جان محمد صاحب
۵۳۱۶	خلیل شاہ صاحب
۵۳۲۹	سعد الدین صاحب
۵۶۴۱	منشی اللہ دتا صاحب
۵۶۸۲	عبد الشکور صاحب
۵۷۳۸	بابو برکت اللہ صاحب
۵۹۱۳	بابو عبد القدوس صاحب
۶۱۳۸	سید منظور حسین شاہ صاحب
۶۱۸۶	ہیڈ جمعدار محمد خان صاحب
۶۳۴۸	محمد طفیل صاحب محمد حسین صاحب
۶۳۸۲	مرزا غلام حیدر صاحب
۶۴۳۶	بابو احمد خان صاحب
۶۶۱۱	غلام قادر صاحب
۶۷۳۶	چوہدری خدا بخش صاحب
۶۷۷۷	احمد اللہ خان صاحب
۶۸۲۸	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۶۸۵۲	عبد الحلیم صاحب
۶۸۹۳	اللہ داد صاحب
۶۹۲۱	حشمت علی صاحب
۶۹۲۴	دوست محمد صاحب
۶۹۲۵	مرزا عطاء اللہ صاحب
۶۹۹۴	آئی۔ ملک صاحب
۷۰۴۵	سید اختر الدین صاحب
۷۱۳۱	امام الدین صاحب
۷۱۸۶	مستری فیض احمد صاحب
۷۱۸۸	بابو عبد العزیز صاحب
۷۲۰۴	چوہدری اللہ داد خان صاحب
۷۲۵۲	بابو محمد خورشید صاحب
۷۳۰۱	خدا بخش صاحب
۷۳۴۵	حکیم غلام حسین صاحب
۷۴۱۳	شیخ عبد العلیم صاحب
۷۵۲۷	چوہدری عنایت اللہ خان صاحب
۷۶۵۵	سکرٹری انجمن احمدیہ
۷۷۸۲	شیخ عبد الرحمن صاحب
۷۷۸۳	نور حسین صاحب
۷۷۸۴	امام الدین صاحب
۷۷۸۶	شیخ حسن علی صاحب احمدی
۷۸۱۳	محمد عظیم صاحب
۷۸۴۶	سید تبارک حسین صاحب
۷۹۱۳	ڈاکٹر سید اقبال حسین صاحب
۷۹۲۳	بدیع الزمان خان صاحب
۷۹۴۲	اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۶	محمد اکرم صاحب
۷۹۵۶	دوست محمد صاحب
۷۹۶۲	ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب
۸۰۳۶	نعیم احمد صاحب
۸۱۸۳	شیخ ظہور الدین صاحب
۸۱۹۹	خانزادہ امیر اللہ خان صاحب
۸۲۹۶	محمد بخش صاحب
۸۳۲۳	فضل محمد خان صاحب
۸۳۴۵	میاں غلام محمد صاحب
۸۳۸۸	مرزا جان عالم صاحب
۸۴۳۱	شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب
۸۵۲۸	اہلیہ محمد محمود خان صاحب
۸۶۰۵	جلال الدین صاحب
۸۶۱۷	مسٹر رفیع الزمان صاحب
۸۶۳۰	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب
۸۶۳۵	خواجہ نظام الدین صاحب
۸۶۴۳	اخوند محمد اکبر صاحب
۸۶۴۷	قادر بخش صاحب
۸۶۶۱	جماعت احمدیہ چک ایمرچ
۸۷۰۳	شیخ غلام محمد محمد ابراہیم صاحب
۸۷۲۰	بابو محمد منیر صاحب
۸۷۳۳	عبد الغفور صاحب
۸۷۷۷	محمد سعید خان صاحب
۸۹۰۱۷	عبد الغنی و عبد الرزاق صاحب
۸۹۱۲	بابو عبد الواحد صاحب
۸۹۴۳	ایم۔ اے سلام صاحب
۸۹۶۸	راجہ عبد الرحمن صاحب
۹۹۸۹	سبحان علی صاحب
۹۱۲۶	محمد شفیع محبت علی صاحب
۹۱۸۱	صوفی عبد الحکیم صاحب
۹۱۹۲	حاجی جلال الدین صاحب
۹۲۰۲	سردار فیض اللہ خاں
۹۲۰۶	شریف احمد صاحب
۹۲۱۰	مولوی غلام نبی صاحب
۹۲۱۹	احمد سعدی صاحب
۹۲۲۰	چوہدری برکت اللہ خان صاحب
۹۲۲۲	غلام رسول صاحب
۹۲۲۳	فتح محمد صاحب
۹۲۳۳	حکیم عبد الرحمن صاحب
۹۲۶۰	شیخ عبد السلام صاحب
۹۳۰۵	عبد القیوم صاحب
۹۳۱۱	محمد عالم صاحب
۹۳۱۵	ملک غلام محمد صاحب
۹۳۷۵	غلام صمدانی صاحب
۹۴۰۱	محب الرحمن صاحب
۹۴۱۷	محمد ظفر صاحب
۹۴۴۹	حاجی اللہ بخش صاحب
۹۴۵۷	محمد بشیر الدین صاحب
۹۴۵۹	محمد عیسیٰ صاحب
۹۴۶۰	بشیر احمد صاحب
۹۴۸۲	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۲۸	ملک نبی محمد صاحب
۹۵۲۹	ایم عظیم خان صاحب
۹۵۵۶	مولوی عبد اللطیف صاحب
۹۵۷۱	چراغ الدین صاحب
۹۵۷۹	غلام علی صاحب
۹۵۸۰	محمد نثار احمد صاحب
۹۵۸۷	مولوی عبد الماجد صاحب
۹۵۹۱	محمد ثناء اللہ خان صاحب
۹۵۹۳	مولوی محمد فضل صاحب
۹۶۷۵	منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۶۹	میاں اللہ رکھا صاحب
۹۶۸۲	سید محمد شاہ صاحب
۹۶۸۵	پی۔ پی عبد القادر صاحب
۹۶۸۷	ایم۔ ایچ احمدی صاحب
۹۶۹۳	مبارک احمد صاحب
۹۷۰۳	ڈاکٹر کے۔ اے خان صاحب
۹۷۰۴	محمد صدیق و محمد حسین صاحب
۹۷۰۵	محمد شریف خان صاحب
۹۷۰۷	دی مسلم بارک
۹۷۰۸	نور محمد ولد چوہدری کرم الٰہی
۹۷۱۱	اے۔ ایم ملک صاحب
۹۷۱۵	خانصاحب عبد اللہ خان صاحب
۹۷۱۷	عبد الرحمن صاحب
۹۸۰۸	پریذیڈنٹ احمدیہ
۹۸۳۵	مولوی مسیح الدین احمد صاحب
۹۸۳۷	عبد المالک صاحب
۹۸۴۶	غلام نبی صاحب
۹۸۵۰	عبد الرشید خان صاحب
۹۸۵۳	منشی رحمت خان صاحب
۹۸۵۹	شیخ سلطان علی صاحب
۹۸۶۷	سید عنایت حسین صاحب
۹۸۹۶	آنریری سکرٹری سیلون
۹۹۰۰	قاضی عبد الحق صاحب
۹۹۱۲	اللہ داد صاحب
۹۹۱۷	محمد عبد الرحمن صاحب
۹۹۲۲	شیخ محمد شریف صاحب
۹۹۳۳	نذیر احمد صاحب
۹۹۳۵	قاضی عبد الرحمن صاحب
۹۹۳۸	لعل محمد صاحب
۹۹۳۹	چوہدری محمد الدین صاحب
۹۹۴۲	چوہدری اصغر علی صاحب
۹۹۴۵	محمد حنیف صاحب
۹۹۴۷	شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۴۸	امام الدین صاحب
۹۹۴۹	غلام قادر صاحب
۹۹۵۰	سید محمد صادق صاحب
۹۹۵۱	مولا داد خان صاحب
۹۹۵۴	منشی برکت علی صاحب
۹۹۵۵	ہیرا لعل صاحب
۹۹۵۶	ایس ایم احمد صاحب
۹۹۶۳	منشی نور الدین صاحب
۹۹۶۴	آئی۔ اے حکیم صاحب
۹۹۶۵	محمد صادق صاحب
۹۹۷۴	راجہ یار محمد خان صاحب
۹۹۷۷	فیض عالم خان صاحب
۹۹۸۴	مرزا غلام سرور صاحب
۹۹۹۵	ڈاکٹر فیض علی صاحب
۱۰۰۰۳	مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۳۸	صدر الدین صاحب
۱۰۰۵۹	منشی عبد الحق صاحب
۱۰۰۶۰	حکیم محبوب الرحمن صاحب
۱۰۰۶۲	مولوی عبد الغنی صاحب
۱۰۰۶۴	منشی محمد علی صاحب
۱۰۰۶۵	حسن خان صاحب
۱۰۰۷۲	بٹ نور الٰہی صاحب
۱۰۰۷۳	سید عبد المجید صاحب
۱۰۰۷۴	محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۰۷۷	شیخ عاشق محمد صاحب
۱۰۰۷۹	منظور احمد صاحب
۱۰۰۸۰	سیدہ رزاقیہ بیگم صاحبہ
۱۰۰۸۳	لفٹیننٹ نذیر خان صاحب
۱۰۰۸۶	مسٹر ایچ آر خان صاحب
۱۰۰۸۸	عزیز الدین خان صاحب
۱۰۰۹۰	چوہدری ایم۔ اے خان
۱۰۰۹۴	نذیر سکرٹری دینیدار
۱۰۱۰۸	سلیم احمد صاحب
۱۰۱۰۹	مولوی حکیم ملک بشیر احمد صاحب
۱۰۱۲۱	سید مبشر الدین صاحب
۱۰۱۵۸	اللہ دتہ صاحب
۱۰۱۷۲	پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ احمدی پور
۱۰۱۹۱	ماسٹر محمد علی صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب کونسل کے اجلاس میں ۲۰ر فروری کو مسٹر اودن رابرٹس کی اس تجویز پر بحث ہوئی۔ کہ ممبران کونسل کی ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے۔ جو سرکاری ملازمتوں میں زمینداروں کی نیابت کم ہونے کے وجوہ پر غور کرے۔ اور ایسے طریقے تجویز کرے۔ جن سے پانچ سال کے اندر ملازمتوں میں زمینداروں کی کافی نیابت ہو جائے۔ ممبر خزانہ نے کہا۔ کہ جن سرکاری محکموں میں ۱۹۱۹ء کے ریزولیوشن پر عمل نہیں ہو رہا۔ ان کے افسروں کو حکومت کی طرف سے ہدایت کر دی جائے گی۔ کہ وہ حکومت کی پالیسی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس پر محرک نے اپنی تجویز واپس لے لی۔

برما کونسل کے اجلاس میں ۲۰ر فروری کو موجودہ وزارت پر عدم اعتماد کی تحریک اس بنا پر پیش کی گئی۔ کہ اس نے صوبہ کی زرعی حالت کی اصلاح نہیں کی۔ چنانچہ ۷ آراء کے مقابلہ میں ۴۹ آراء کی کثرت سے یہ قرارداد منظور ہو گئی۔ صدر و نائب صدر کے خلاف علیحدگی کی تحریک ۲۱ر کو پیش ہوئی جس کا ہنوز فیصلہ نہیں ہوا۔

والئے افغانستان کے اپنی والدہ کی معیت میں بحالی صحت کی خاطر پیرس جانے کی جو خبر اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ افغان کونسل جنرل مقیم دہلی نے ۲۰ر فروری کو اعلان کیا ہے۔ کہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

ریاست کشمیر کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ لاہور کے بعض اخبارات میں کشمیر میں خواتین کی بے حرمتی اور بدزنی کی جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ وہ غلط ہیں۔

اسمبلی کی مختلف پارٹیوں میں دہلی سے ۱۹ر فروری کی اطلاع کے مطابق ریلوے بجٹ سے متعلق تحریکات تخفیف کے ذریعہ اس ہفتہ زیر بحث آنے والی مسائل میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے اور اب ریلوے مسافروں کو سہولتیں بہم پہنچانے آئینی ریلوے بورڈ کی تشکیل اور زرعی و صنعتی پیداواروں پر کرایہ میں تخفیف کی تجاویز مختلف پارٹیوں کی طرف سے متفقہ طور پر پیش کی جائیں گی

بنگال کونسل کے اجلاس میں ۱۹ر فروری کو ہوم ممبر نے بتایا کہ ۱۹۳۱ء میں اس صوبہ کے اندر ڈکیتی کی ۲۲۴۱ وارداتیں ہوئیں۔ ۱۹۳۲ء میں ۱۸۴۵ اور ۱۹۳۳ء میں ۱۶۱۲۔ جن ڈکیتیوں میں آتشیں اسلحہ جات کا استعمال کیا گیا۔ ان کی تعداد علی الترتیب ۱۳۰۔ ۱۵۴ اور ۱۰۱ ہے۔

انڈین ٹیرف امینڈمنٹ بل بعینہٖ اسی صورت میں کہ جس میں اسمبلی نے اسے پاس کیا تھا۔ کونسل آف سٹیٹ میں ۱۹ فروری کو پاس ہو گیا۔

دہلی کے پچاس مسلمانوں کا ایک قافلہ لاریوں میں سوار ہو کر ۱۹ فروری کو حج کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ لوگ بلوچستان۔ ایران اور عراق وغیرہ سے گذر کر مشرقی عرب کے شمالی حصہ سے ہوتے ہوئے ۳۵۰۰ میل کی مسافت طے کرنے کے بعد ۲۱ مارچ کو مکہ مکرمہ میں پہنچے گی۔

مدراس جیل کے ایک انگریز وارڈر نے دو ہندو انقلاب پسندوں کو جیل سے فرار ہونے میں عمداً مدد دی تھی۔ اس لئے ۱۹ فروری کو اسے ۵ سال قید کی سزا دی گئی۔

گاندھی جی نے اچھوت ادھار کے سلسلہ میں اپنے دورہ کے دوران میں ہریجن فنڈ میں اس وقت تک ۲۸۵۶۹۹ روپیہ جمع کیا ہے۔

ماہرین طبقات الارض کی رائے ہے۔ کہ شمالی بہار میں زلزلہ سے زمین پر جو ریت جم گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ۴ کروڑ روپیہ کی مالیت کی نہایت ہی زرخیز زمین کے ہمیشہ کے لئے بنجر ہو جانے کا خطرہ ہے۔

مہاراجہ نیپال کے بڑے لڑکے جنرل بہادر شمشیر جنگ کسی سیاسی کام سے دہلی آئے تھے۔ ۲۰ فروری کو آپ واپس روانہ ہو گئے۔ آپ نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ زلزلہ سے علاوہ بے شمار نقصانات کے ایک یہ فائدہ بھی ہوا ہے کہ جو نوجوان لامذہبیت کا شکار ہو رہے تھے۔ اب خدا پر ان کا یقین مضبوط ہو گیا ہے۔

زنجبار گورنمنٹ نے دارالسلام سے ۱۹ فروری کی اطلاع کے مطابق اپنے علاقہ میں جاپانی ٹوپیوں کی درآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔ کیونکہ یہ ٹوپیاں کثرت سے آتی تھیں۔ اور لوکل صنعت کو نقصان پہنچ رہا تھا۔

یو۔ پی گورنمنٹ کے احکام کے بموجب ۱۹ فروری کو میرٹھ پولیس نے گاندھی آشرم واقعہ رامنتہ ضلع میرٹھ پر چھاپہ مار کر اس کے چپہ چپہ کی تلاشی لی اور تلاشی لینے کے بعد ممبران آشرم کو گرفتار کر کے لے گئی۔ گورنمنٹ کی طرف سے یہ آشرم خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے۔

وائنا سے ۲۰ فروری کی خبر ہے کہ حالات میں تا حال اصلاح نہیں ہوئی۔ ضلع مڈلنگ میں پھر زبردست لڑائی ہوئی۔ جس کی ابتدا پولیس پر فائروں سے ہوئی۔ ۵ سو سوشیلسٹ ہلاک کر دئے گئے ہیں۔ جملہ سوشیلسٹ انجمنیں خلاف قانون قرار دیدی گئی ہیں۔

گورو گھنٹال اخبار لاہور کے پرنٹر و پبلشر نے ڈیکلریشن داخل کئے بغیر ایک ہفتہ وار اخبار بھونچال جاری کر دیا تھا جس کی وجہ سے حکومت کی طرف سے اس پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

کمباکونم سے ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ یہاں کی ایک کمیونسٹ انجمن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انجمن کے کارکنان نے کہا۔ کہ ہم گاندھی جی سے ملے تھے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ جب تک مذہب اور خدا کا خیال موجود ہے۔ ہندوستان کی نجات نہیں ہو سکتی۔ نیز کہا۔ کہ مندر چکلوں سے بدتر ہیں۔

پنجاب کونسل کے اس اجلاس میں ایک نئے قانون کا مسودہ پیش کیا جا رہا ہے جس کے رو سے لائسنس حاصل کئے بغیر کوئی شخص تمباکو نہ فروخت کر سکے گا۔ اس بل کے ذریعہ حکومت تمباکو پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے۔

بمبئی گورنمنٹ گزٹ مجریہ ۲۰ فروری میں اعلان کیا گیا ہے کہ ضلع کیرا کے موضع ساندھنا کے لوگوں کا رویہ چونکہ غیر تسلی بخش ہے۔ اس لئے مارچ ۱۹۳۴ء سے ۶ ماہ کے لئے وہاں ایک تعزیری چوکی بٹھا دی گئی ہے۔ جس کا خرچ اہل دیہہ برداشت کریں گے۔

سنگاپور اور جاوا کے مابین ٹیلی فون سروس سرکاری طور پر یکم مارچ ۱۹۳۴ء سے شروع ہو جائے گی۔

سید محمد رضا پنشنر جج لکھنؤ چیف کورٹ ۱۸ فروری کو ۱۲ بجے دن کے انتقال کر گئے۔ اس خبر پر تمام عدالتیں چیف کورٹ۔ سرکاری دفاتر۔ سکول۔ کالج اور یونیورسٹی وغیرہ بند ہو گئے۔

وائسرائے ہند کے اعزاز میں ۶ مارچ کو دہلی میں جو پارٹی دی جانی ہے۔ ۲۱ فروری کی اطلاع کے مطابق آپ اس میں مجوزہ اصلاحات کے متعلق ایک اعلان کریں گے۔ اس اعلان میں جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق کوئی ذکر نہ ہوگا۔

وزیا نگرم (مدراس) سے ۲۱ فروری کی خبر ہے کہ وہاں سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر کل شام بڑا زبردست زلزلہ آیا۔ جھٹکے قریباً ۴ منٹ محسوس ہوتے رہے۔ زمین کے نیچے بڑے زور کی گونج سنائی دے رہی تھی۔ ابھی تک نقصان کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی۔

برلن کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ نازیوں میں شاہی خاندان کے خلاف جذبہ نفرت بہت بڑھ رہا ہے۔ ہٹلر نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ قیصر کی واپسی کا کوئی امکان نہیں۔ جب تک نازی پارٹی زندہ ہے۔ قیصر واپس نہیں آ سکتا۔

کونسل آف سٹیٹ میں دہلی سے ۲۱ فروری کی ایک اطلاع کے مطابق ایک قرارداد پیش ہونے والی ہے۔ جس کا منشا یہ ہے۔ کہ حکومت سے مطالبہ کیا جائے۔ کہ ۱۹۳۵ء تک صوبجاتی آزادی دے دے۔

کلکتہ کارپوریشن میں ۲۱ فروری کو پنڈت نہرو کی گرفتاری پر احتجاج کے لئے تحریک التوا پیش ہوئی۔ جو منظور ہو گئی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا (ایڈیٹر غلام نبی)